إن الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا
تقریب الشرع ہجری
بسنہ ۱۳۱۳ھ
مطبع ابو العلائی واقع حوض حاجی حیدرآباد میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علی خیر خلقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد مخفی و محتجب رہے جمیع مومنین کاملین پر کہ بندہ حقیر خادم شریعہ نبوی سید ابوالحسن الحسینی ابن مرحوم و مغفور سید نیاز حسن الحسینی حشرہما اللہ معہ موالیہما الاکرمین بحسب التماس بعض مومنین مقدسین کے یہہ رسالہ مختصرہ بیانمین چند مسائل واحکام ضروریہ نماز کے بمراعات احتیاط و فتاوی سرکار حجتہ الاسلام والمسلمین آیتہ اللہ فی العالمین اکمل الفقہاء والمجتہدین رئیس الملت والدین آقائے آقا شیخ محمد حسن مامغانی مدظلہ العالی علی رؤس العالمین کے زبان اردو مین مرتب کیا کہ فائدہ اوسکا عام ہوئے اور نام اس رسالہ کا تقریب الشرع رکھا ہے التماس ہے مومنین کی خدمت مین کہ بوقت اعمال دعای خیر سے

فراموش نکرین وقبل از بیان احکام نماز کے مقدمتاً بجہت تنبیہ غافلین
چند آیات قران شریف وآحادیث متعلقہ نماز نقل کیے جاتی ہین پس
جاننا چاہییے کہ خداوند عالم قران شریف مین ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلوٰۃَ
تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَاءِ وَالۡمُنۡکَرِ حاصل ترجمہ یہہ ہے بتحقیق کہ نماز باز رکھتی ہی انسانکو
ہر فعل قبیح اور امر بد سے اس آیہ کریمہ مین اشارہ ہے طرف شمہ خاصیات
نماز سے اور حدیث شریف مین ہے اَلصَّلوٰۃُ عَمُوۡدُ الدِّیۡنِ اِنۡ قُبِلَتۡ
قُبِلَ مَاسِوَاھَا وَاِنۡ رُدَّتۡ رُدَّ مَاسِوَاھَا یعنے نماز ستون دین ہے پس
اگر نماز قبول ہوئی تمام اعمال قبول ہوئے اور اگر نماز رد کردیگئی تمام عمل
اوسکے رد کر دیے گئے وقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ اَلصَّلوٰۃُ
عِمَادُ الدِّیۡنِ فَمَنۡ تَرَکَ صَلوٰتَہٗ مُتَعَمِّدًا فَقَدۡ ھَدَمَ دِیۡنَہٗ حاصل ترجمہ یہہ
ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلعم نے کہ نماز ستون دین ہے پس
جس شخص نے کہ نماز کو عمداً ترک کیا اپنے دین کی بنیاد کو منہدم وخراب
کردیا اور حدیث مین ہے کہ بروز قیامت خداوند عالم اپنے بندہ سی
جس چیز کو اول سوال کریگا وہ نماز ہے پس اگر وہ بندہ نماز نہین بجالایا ہے
مقر اوسکا جہنم ہے اور اسیطرح خداوند عالم قران شریف مین ارشاد
فرماتا ہے یَتَسَاءَلُوۡنَ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مَاسَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ
حاصل معنے یہہ ہے سوال کرینگے مالکان دوزخ گناہگاروںسے کہ تمنے کیسا
گناہ کیا تہا جسکی وجہ سے جہنم مین داخل کیے گئے پس وہ جواب دینگے
کہ ہم نماز گذار نہ تہے اور اسیطرح سے خداوند عالم ارشاد فرماتا ہی

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا حاصل معنی یہہ ہے
کہ ضایع کیا اونہون نے نماز کو اور متابعت کی اپنے نفوس کی پس قریب ہے
کہ ڈالے جائینگے وہ غی مین۔ تفسیر مین اس آیہ کی ابن عباس سے منقول ہے
کہ غی وادی ہے جہنم مین اور اوسمین ایک سانپ ہے کہ ساٹھ برس کی راہ
کا طول ہے اور تیس برس کی راہ کا اوسکا عرض ہے اور جس روز سے
کہ خداوند عالم نے اوسکو خلق کیا ہے اوس روز سے منھہ پر اوسکے مہر ہے
وہ مونہہ اپنا نہ کہولیگا بروز قیامت مگر ساتھہ گوشت بے نمازونکے اور
شراب خوارونکے اور منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کا ایک روز
عبور ہوا رود نیل سے پس دیکہا حضرت نے کہ دریا مین چند مچھلیان معذب
ہین عرض کیا درگاہ خدا مین کہ سبب عذاب کیا ہے فاوحی اللہ تعالی
اَنِ اضْرِبْ بِعَصَاکَ الْبَحْرَ حَتّٰی تَرٰی قُدْرَتنَا پس وحی ہوئی اللہ جلشانہ
کیطرف سے کہ تم اپنے عصا کو دریا مین مارو تاکہ ہماری قدرت تمکو معلوم ہو
جبکہ موسے نے عصا کو دریا مین مارا بہت سی مچھلیون نے تکلم کیا۔ موسی
نے سوال کیا کہ سبب عذاب کیا ہے عرض کیا مچھلیون نے کہ ایک شخص
بے نماز کشتی مین لبعارضہ درد دندان مبتلا ہوا تہا اور اوسکی وجہ سے بے نماز
دانت نکالکر دریا مین ڈالدئے گئے ایک مچھلی نے ہم مین سے اوسی دانت
کو نگل لیا اوسکی جہت سے ہم سب عذاب مین مبتلا ہین پس ایہا الناس
خیال وغور کرو کہ یہہ حال عذابکا بسبب بے نماز کے دانتو نکے نگلجانیکے
مچھلیونپر ہوا ہے پس خود تارک الصلوٰۃ کا کیا حال ہوگا الحاصل جاننا چاہیے

کہ نماز اہم عبادات و افضل طاعات سے ہے اور انسان پر محافظت اوسکی لازم و واجب ہے چنانچہ خداوند عالم قران شریف مین ارشاد فرماتا ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰاتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى یعنے محافظت کرو تم اپنی نماز کی اور صلواۃ وسطی کی مراد صلواۃ وسطے سے نماز ظہر بنا بر مذہب اصح کے ہے کہ اوسکی محافظت کی تاکید خدانے زیادہ فرمائی ہے الحاصل یہہ رسالہ مرتب ہی چند مقاصد اور ایک خاتمہ پر۔ مقصد پہلا بیانمین ارکان اسلام و ایمان کے ہے پس جاننا چاہیے کتاب کافی مین مسطور ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بناء اسلام کی پانچ چیز پر قرار دی گئی ہے اول نماز دوم زکوۃ سیم روزہ چہارم حج پنجم ولایت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور کتاب مذکور مین عجلان بن صالح سے روایت ہے کہ اوسنے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اجزاؤ شرایط ایمان کیا ہین فرمایا حضرت نے شہادت بوحدانیت خداوند لایزال و شہادت رسالت محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ اور اقرار کرنا تمام اون چیزونکا جو کہ جانب خداوند عالم سے نازل ہوئین مثل کتب سماویہ و احکام منزلہ کے اور بجالانا نماز پنجگانہ یومیہ کا اور دینا زکوۃ واجبہ کا اور روزہ رکھنا ماہ مبارک رمضان کا اور حج کرنا خانہ خدا کا باوجود قدرت و استطاعت کے اور دوستی رکھنا ہمارے ساتھہ اور دشمنی رکھنا ساتھ ہمارے دشمنون کے اور متابعت کرنا آئمہ ہدا کے افعال و اقوال مین اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے

مقصد اول

اسلام تین چیزونپر قایم ہے اور بدون ان تین چیزونکے اسلام متحقق نہین ہوتا ہے اور ہر ایک کو ان تین چیزون مین سے ساتھ دوسرے کے ربط ہے اسطرحپر کہ ایک امر بدون دوسرے کے قبول نہین ہوتا ہے اور کوئی چیز ان تین چیزونسے قبول نہوگی مگر جبکہ مصاحب ہوے ساتھ دوسری کے یعنے نماز قبول نہوگی مگر ساتھ زکوۃ اور ولایت کے اور زکوۃ صحیح نہ ہوگی مگر ساتھ نماز اور ولایت کے اور ولایت متحقق نہ ہوگی مگر ساتھ نماز اور زکوۃ کے دوسرے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے سلیمان بن خالد سے آیا چاہتا ہے تو کہ مین تجھکو خبر دون اصل اسلام اور فرع اسلام سے اور خبر دون مین تجھکو ایسے عمل سے جو باعث ہوے تیرے ارتفاع اور علو درجہ کا عرض کیا اوسنے بلی جعلت فداک فرمایا حضرت نے لیکن اصل اسلام کی پس نماز ہے کیونکہ بدون نماز کے کوئی عمل قبول نہین ہوتا ہے اگر نماز قبول ہوئی تمام اعمال قبول ہوئے اور اگر نماز رد کردی گئی تمام اعمال اوسکے رد کردیے گئے اور فرع اسلام کی پس دینا زکواۃ کا ہے کیونکہ اسلام بدون دینے زکواۃ کے تمام نہین ہوتا ہے اور شرط ہے قبول نماز کی اور خداوند عالم نے قران شریف مین زکواۃ کو قرین اور نزدیک کیا ہے نماز سے اور لیکن وہ چیزین جو کہ باعث ہوتی ہین علو مرتبہ اور ارتفاع درجہ کی پس وہ چار چیزین ہین اول جہاد اور دوسرے روزہ اور تیسرے صدقہ دینا چوتھے مناجات کرنا قاضی الحاجات سے خصوصا شبکو بستر استراحت سے

اوٹھنا اور مشغول ہونا نماز شب مین۔ اور کتاب کافی مین مسطور ہے کہ
خداوند عالم نے اپنے بندون پر پانچ چیزونکو واجب کیا ہے اور وہ نماز
اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور ولایت آئمہ طاہرین علیہم السلام ہے
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا
حضرت نے مذہب اور شریعت غرا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ جسکو کہ خداوند عالم
نے قرار دیا ہے وہ اقامہ نماز ہے اور دینا زکوۃ کا ہے اور روزہ
رکھنا ہے ماہ مبارک رمضان مین اور حج کرنا خانہ خدا کا ہے اور
اطاعت کرنا امام زمان کی اور ادا حقوق کرنا اخوان مومنین و مومنات کے
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس بندہ مومن
مین دس خصلتین موجود ہوین وہ داخل بہشت ہوگا اول یہہ کہ مقر
ہووے ساتہ وحدانیت خداوند عالم کے دوم یہہ ہے کہ مقر و معترف
ہووے ساتہ رسالت حضرت خاتم النبیین صلعم کے سیوم یہہ
کہ اذعان و یقین رکہتا ہووے ساتہ حقیقت ان دس چیزکے جو کہ جانب خداوند
عالم سے حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ لائے ہین۔ چہارم
یہہ ہے کہ اقامہ نماز کرتا ہووے پنجم یہہ ہے جبکہ زکوۃ اوسپر
واجب ہو اور مستحقین کو پہونچاتا ہووے ششم یہہ ہے ماہ
مبارک رمضان مین روزہ رکہتا ہووے۔ ہفتم یہہ ہے کہ باوجود
استطاعت و قدرت کے حج خانہ خدا بجا لاتا ہووے ہشتم یہہ
کہ ولایت اور دوستی اولیاء خداوند عالم یعنے آئمہ علیہم السلام کی

رکہتا ہووے نہم یہہ ہے کہ دشمنان اولیا خدا سے دشمنی رکہتا ہووے دہم
یہہ ہے کہ ہر شئے مسکر سے اجتناب و دوری کرتا ہووے پس جس مومن
مین یہہ خصلتین موجود ہووین خداوند عالم اوسکو داخل بہشت کرے گا
کتاب خصال مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بناء دین اسلام
دس چیزین ہین یعنے جبکہ ایک چیز بہی اون دس چیزونسے موجود نہ ہوگی
اسلام اوسکا کامل نہین ہے اور جبکہ یہہ اشیاء موجود ہون گے
اسلام اور حقیقت اسلام متحقق ہوگی اول اونمین سے شہادت بوحدانیت
خداوند عالم ہے اور اقرار بوحدانیت اصل وعمدہ واساس اسلام ہے
دوم نماز ہے کہ وہ اعظم فرائض سے ہے اور مقدم ہے جمیع فرائض پر سیم
روزہ ہے کہ وہ سپر ہے آتش قہر و غضب و سخط آلہی سے۔ چہارم زکوۃ
ہے کہ پاک و پاکیزہ کرتا ہے مال صاحب مال کو۔ پنجم حج ہے کہ شعار
محمدی و شریعت حضرت ابراہیم مین اعظم افعال ہے ششم جہاد ہے
کہ عزت اہل اسلام و باعث غلبہ اسلام سائر ادیان پر ہے ہفتم
امر بمعروف ہے کہ جس سے اسباب ہدایت مخلوق ہے ساتہہ وامر آلہی
کی ہشتم نہی از منکر کہ طریقہ انبیا و اولیا ہے و باعث ابلاغ حجۃ آلہی
شخص عاصی پر ہے۔ نہم جماعت ہے۔ دہم عصمت یعنے بچانا
نفس امارہ کا ارتکاب معاصی سے یا اعتصام ساتہہ حبل المتین کے
جو مودت و محبت آئمہ علیہم السلام کی ہے۔ مقصد دوسرا بیانمین

مسئلہ- اگر شوہر غنی ہووے اور زوجہ بہ تکلف شوہر کے طرف سے فطرہ ادا کرے کافی نہین ہے مگر جب کہ اذن شوہر کا ہووے اور احوط یہہ ہے کہ اس صورت مین مقدار فطرہ کو زوجہ ملک مین شوہر کے دیگر کسی فقیر کو دیوے-

مسئلہ- اگر زوجہ عیال شوہر نہ ہووے مثل اسکے کہ کنیز ہووے کسی شخص کی پس فطرہ اوس کا شوہر پر سی ساقط ہے-

مسئلہ جو زوجہ کہ ناشزہ ہووے فطرہ اوس کا شوہر پر واجب نہین ہے- جس طرح سے کہ نفقہ اوس کا واجب نہین ہے ہان اگر باوجود ناشزہ ہونے کے نفقہ زوج کہاتی ہووے پس اس صورت مین حکم اوسکا حکم مہمان کا ہے فطرہ اوس کا لازم ہے-

مسئلہ- اگر صاحب عیال مسافر ہووے چاہئے کہ فطرہ اپنے عیال کا دیوے اسی طرح اگر عیال اوس کے غائب و مسافر ہون چاہئے کہ فطرہ اونکا دیوے-

مسئلہ- ہرگاہ شخص غائب مفقود الخبر ہووے فطرہ اوس کا دینا احوط ہے-

مسئلہ - جو طفل کہ شکم مادر مین ہووے اوسکا فطرہ دینا لازم نہین ہے ہان اگر قبل از غروب پیدا ہووے فطرہ اوس کا واجب ہے واگر بعد غروب پیدا ہووے فطرہ اوسکا واجب نہین ہے ہان مستحب ہے۔

فائدہ - بیان مین جنس فطرہ کے ہی۔

مسئلہ - جو چیز کہ قوت غالب نوع انسان کا ہووے مثل غلات اربعہ یعنے خرما و گندم و کشمش و جو کے اور برنج کے اور جواری اور نخود اور عدس اور شیر اور کشک کے۔ اور خیار اور چقندر و خربزہ و شیرہ کو اور مثل اس کے جو چیزین ہووین اگرچہ قوت غالب ہووے اوس بلد کا یا اوس شخص کا فطرہ مین نہین دیسکتا ہے۔

مسئلہ - جس شخص کا قوت غالب گندم ہووے وہ شیر دیسکتا ہے اور اسی طرح سے بالعکس۔

مسئلہ - جس شخص کا قوت غالب پست ہووے واجب نہین ہے اوسپر کہ بالاتر اور بہتر جو قوت ہووے وہ دیوے اور جس شخص کا قوت غالب بہتر و بالاتر ہووے مثل گندم کے جائز ہے کہ وہ جو اور اوس سے پستر جو چیز ہووے دیوے۔

مسئلہ افضل اجناس خرما ہے حتی ہہ کہ اخبار مین وارد ہے کہ ایک صاع خرما بہتر ہے ایک صاع طلا سے و بعد اوس کے کشمش ہے۔

مسئلہ۔ جائز ہے قیمت دینا عوض مین ہر جنس کے اجناس مذکورہ سے۔

مسئلہ۔ مقدار فطرہ کی ایک صاع ہے جمیع اجناس مذکورہ سے اور ہر صاع نہ رطل کا ہوتا ہے اور ہر رطل اڑسٹھ مثقال و یک ربع مثقال صیرفی کا ہوتا ہے پس صاع چھہ سو چودہ مثقال و ربع مثقال صیرفی کا ہوتا ہے۔ اور بحساب ہند کے ایکصاع ساڑھی تین سیر نمبر یکا ہوتا ہی

فائدہ۔ بیان مین کیفیت استخراج فطرہ اور مستحق فطرہ کے ہے۔

مسئلہ۔ وقت وجوب فطرہ کا وقت غروب آفتاب ہے روز آخر ماہ رمضان سے۔

مسئلہ جائز نہین ہے مقدم دینا فطرہ کا وقت وجوب فطرہ سے۔

مسئلہ۔ افضل اوقات اخراج فطرہ کا روز عید ہے قبل نماز عید تک اور آخر وقت اول ظہر روز عید ہے اگرچہ بنا برآحوط تاخیر کرنا نماز عید سے جائز نہین

ہے پس اگر قبل نماز عید کے فطرہ خارج نہ کرے پس
بنا بر احتیاط کے بقصد قربتہ اوس کو دیوے۔
مسئلہ۔ واجب ہے اخراج کرنا فطرہ کا بقصد
ادا کے۔
مسئلہ۔ مستحق فطرہ فقرا ارحام ہین بنا بر فضلیت
کے و بعد اون کے فقرا ہمسایہ و بعد اون کے جو
شخص صالح و افضل ہووے۔
مسئلہ۔ فطرہ ہاشمی کا ہاشمی لیسکتا ہے اگرچہ
عیال اوس شخص کی ہاشمی نہ ہووین۔
مسئلہ۔ کمتر ایک فطرہ سے ایک فقیر کو دینا جائز
نہین ہے۔ واللہ اعلم بالصواب فقط۔

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وخاتم النبین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین
امابعد بندۂ حقیر خادم شریعت نبوی سید ابو الحسن الحسینی ابن
سید نیاز حسن الحسینی حشرہما اللہ معہ موالیہما الاکرمین نے بحسب
التماس بعض مومنین مقدسین کے چند مسائل بیانمین احکام
فطرہ کے زبان اردومین بحسب فتواے سرکار حجتہ الاسلام
آغا شیخ محمد حسن مامعانی مدظلہ العالی کے مرتب کیا تا کہ فائدا سکا
عام ہووے۔ **امابعد** قال اللہ تعالی قد افلح من تزکی
وذکر اسم ربہ فصلی بتحقیق کہ رستگار ہوا وہ شخص جو
کہ زکوۃ دیا یعنے فطرہ دیا اور یاد کیا اوس نے اپنے پروردگار
کو اور نماز عید بجا لایا جاننا چاہیئے کہ زکوۃ فطرہ واجب ہے
اور ترک کرنا اوسکا باوجود تحقق شرائط وجوب کے گناہ کبیرہ
ہے اور یہہ زکوۃ فطرہ شرط قبول روزہ ماہ مبارک رمضان
ہے اور مثال اس کی ایسی ہے کہ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر
نماز مین درود نہ بھیجے پس نماز اوس کی قبول نہین ہوتی
اسی طرح سے جو شخص فطرہ نہ دیوے روزے اوس کے
قبول نہین ہوتے ہین اور جیسا کہ زکوۃ مال باعث
پاکیزگی مال ہے اور مال کو تلف ہونے سے

محفوظ رکھتا ہے چنانچہ حدیث مین ہے کوئی مال دریا
مین اور صحرا مین تلف نہین ہوتا مگر بوجہہ نہ دینے
زکوۃ کے اسی طرحسے فطرہ زکوۃ بدن ہے بدن کو
پاکیزہ کرتا ہے سائر کسافات معنویہ سے اور محفوظ رکھتا
ہے اوس شخص کو تمام بلاؤن سے دوسرے سال
تک جیساکہ حضرت صادق علیہ السلام نے معتب سے
جو وکیل خرچ تھا حضرت کا فرمایا کہ فطرہ تمام ہمارے
عیال اور غلامون وکنیزون کا دے اور کسی شخص
کو ترک نہ کر کیونکہ مین ڈرتا ہون ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص
عرصہ ایک سال مین مرجاوے بوجہہ فطرہ ندینے
کے جاننا چاہئیے کہ زکوۃ فطرہ مین شرط ہے کہ مکلف
بالغ ہو اور عاقل ہو اور آزاد ہو پس واجب
نہین ہے فطرہ طفل پر اور مجنون پر اور غلام وکنیز پر
مگر یہہ کہ یہہ اشخاص عیال کسی دوسرے کے ہوین
پس اوس شخص پر فطرہ دینا اوسکا لازم ہے اور
واجب ہے اور مال طفل سے اور مال مجنون سے
فطرہ دینا ولی پر مستحب نہین ہے اور جو شخص کہ بیہوش
ہوجاوے قبل از دخول شب عید کے فطرہ دینا اوس پر
واجب نہین ہے اگرچہ شب کو وہ ہوش مین آدی

اور شرط ہے وجوب فطرہ مین کہ مکلف غنی ہووے
اور مراد غنی سے یہہ ہے کہ قادر ہووے خرچ سالانہ
پر اپنے اور عیال کے بالفعل یا بالقوۃ اور جو شخص
فقیر ہووے فطرہ دینا اوسپر مستحب ہی و اگر وہ شخص
فقیر چند عیال رکہتا ہووے پس ایک فطرہ کو دست
بدست کرکے کسی دوسرے فقیر کو دیدیوے و اگر
ندیوے کسی دوسرے کو بلکہ شخص آخر جو فقیر ہے
وہ خود لے لیوے تو بھی جائز ہے اور چاہئے کہ ہر ہر
شخص انمین سے بوقت فطرہ دینے کے دوسرے کو
نیت فطرہ کے کرے کیونکہ فطرہ مستقلہ سمجہا جاتا ہی
اور ولی صغیر صغیر کے طرف سے نیت کرے۔ اور
جو شخص فقیر غنی ہووے بعد از غروب کے یا مجنون
عاقل ہووے بعد از غروب کے یا طفل بالغ ہووے
یا بندہ آزاد ہووے بعد از غروب کے پس ان مین
سے کسی شخص پر فطرہ واجب نہین ہے اور اسی طرح
سے اگر کوئی طفل بعد غروب کے پیدا ہووے یا کوئی
شخص مہمان ہووے بعد غروب کے یا کوئی بندہ مملوک
ہووے بعد غروب کے پس فطرہ انکا بھی واجب
نہین ہے ہان اگر یہہ امور مذکورہ قبل از غروب

یا مقارن بغروب حاصل ہوین ان تمام صورتون مین
فطرہ اون کا واجب ہے پس واجب ہے نکالنا
فطرہ کا ہر شخص بالغ و عاقل پر اپنے طرف سے اور
اپنے عیال کے طرف سے اور اوس شخص کے
طرف سے جس کو نفقہ دیتا ہو خواہ وہ شخص واجب النفقہ
ہووے یا نہ ہووے خواہ وہ شخص عزیز اپنا ہوے
یا اجنبی ہوے آزاد ہوے یا بندہ ہوے صغیر ہوے
یا کبیر ہوے مرد ہوے یا عورت مسلمان ہوے
یا کافر ان جملہ اشخاص کا فطرہ واجب ہے۔
مسئلہ۔ اگر زوجہ کسی شخص کی شب عید کو
منجملہ اوس کے اعیال کے ہنوے مثل اس کے
کہ وہ صرف منکوحہ ہوے اور ہنوز نوبت شوہر کے گھر
مین آنے کے نہ آوے اور نہ مہمان کسی دوسرے
شخص کے پاس ہوے پس احوط ہے اس شوہر مین
کہ ایسی زوجہ منکوحہ کا بھی فطرہ دیوے۔
مسئلہ۔ اشخاص واجب النفقہ کسی شخص کے
اگر عیال دوسرے شخص کے ہوین پس واجب
نہین ہے اوس شخص پر فطرہ دینا و اگر عیال کسی
دوسرے شخص کے نہ ہوین پس اس صورت

مین فطرہ اون کا دینا چاہیئے۔
مسئلہ۔ فطرہ دینا مہمان کا واجب ہے اور غذا
کہانا مہمان کا شرط نہین ہے وجوب فطرہ مین پس
اگر شخص مہمان شب عید کو اوس کے گھر مین آوی
اور کوئی چیز نہ کھاوے فطرہ اوس کا صاحب منزل
پر واجب ہے۔
مسئلہ۔ جو شخص کسی کے گھر مین بقصد سیر اور
ملاقات کے آوے نہ بقصد کہانے کے اور کوئی چیز
نہ کہاوے پس فطرہ اوس کا لازم نہین ہے ہان اگر
اتفاقاً کوئی چیز کھالیوے فطرہ دینا اوس کا احوط ہی۔
مسئلہ۔ ہرگاہ مہمان اور مہمان دار دونو مہمان
ہووین کسی شخص کے اور دعوت مین اوس کے
قبل غروب آفتاب کے جاوین فطرہ دونو کا اوس
شخص غیر پر واجب ہے والا صاحب مہمان پر واجب
ہے۔
مسئلہ۔ جو شخص شب عید کو یعنے بعد از غروب
آفتاب کسی کے گھر مین آوے فطرہ اوسکا لازم
نہین ہے اگرچہ غذا کہاوے۔
مسئلہ۔ اور جو شخص کسی کے گھر مین ہووے

قبل از غروب کے نہ بعنوان مہمانی کے پس ایسا
شخص اگر اوس کے مکان مین کوئی چیز کہائے یا
یہہ کہ قصد صاحب خانہ کا اوس شخص کو اطعام کا ہوے
شب کو پس فطرہ اوسکا صاحب خانہ پر لازم نہین
ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مین جاوے
کسی کام کے لئے اور قصد اوس کا اور صاحب خانہ
کا اطعام کا نہ ہوے اور اتفاق ایسا ہوا کہ وہ شخص
اوس کے گھر مین شب تک رہ گیا اوسوقت صاحب
خانہ نے اوس کو اطعام کیا پس اس صورت مین
بھی فطرہ اوس شخص کا صاحب خانہ پر لازم نہین
ہے ہان احوط ہے کہ دو نو شخص فطرہ دیوین اگرچہ
اقوی یہہ ہے کہ فطرہ اوسکا صاحب خانہ پر واجب
نہین ہے بلکہ خود اوس شخص پر واجب ہے۔
مسئلہ۔ جو شخص قبل دخول شب عید کسی کے
واسطے کہانا بہیجے اور وہ شخص اوس کو کہاوے یا
یہہ کہ کوئی شخص فقیر کو کہانا دیوے پس فطرہ اوسکا
اوس شخص پر کہ جس نے کہانا بہیجا یا فقیر کو دیا واجب
نہین ہے۔
مسئلہ۔ جو شخص متکفل ہوے کسی شخص کا اور

وہ دوسرے گھرمین رہتا ہوے پس اگر اس طرح سے
اوس کا تکفل کرے جس طرح سے عیال واجب النفقہ
کا تکفل کرتا ہے یعنے کہانا صبح اور شام کو اوس کو
دیوے اور پوشاک اوس کو دیوے پس فطرہ
اوس کا متکفل پر واجب ہے اور اگر اس طرح سے
تکفل نکرے بلکہ کچھ خرچ اوسکو دیدیا کرتا ہوے
پس فطرہ اوسکا واجب نہین ہے۔
مسئلہ۔ فطرہ اجیر اور نوکر کا مستاجر پر اور آقا
پر واجب نہین ہے اور اگر نوکر سے شرط نفقہ کی ہوے
پس اگر کہانا اور کپڑا اوس کا اور تکفل اوسکا
مثل عیال واجب النفقہ کے کرے فطرہ اوسکا وہ شخص
منفق دیوے حکم اوس کا حکم مہمان کا ہے و اگر
نفقہ اجیر و نوکر کو مثل عیال واجب النفقہ کے ندیوے
پس فطرہ اوس کا مستاجر و آقا پر واجب نہین
ہے۔
مسئلہ۔ جس شخص کا فطرہ بوجہہ مہمان ہوسنے
کے دوسرے شخص پر واجب ہوجاوے پس خود اوس
شخص سے فطرہ کا نکالنا ساقط ہے۔
مسئلہ۔ اگر مہماندار فقیر ہوے اور مہمان غنی ہوے

پس اوس کا فطرہ مہماندار پر سے ساقط ہے ولکن خود
مہمان پر اپنے نفس کا فطرہ دینا واجب ہے۔
مسئلہ۔ علم حاصل ہونا مہمان کو کہ مہماندار نے
اوس کے طرف سے فطرہ دیا ہے لازم نہین ہے۔
بلکہ اگر شک رکھتا ہوے مہمان مہماندار کے فطرہ
دینے پر اس صورت مین بھی فطرہ دینا مہمان پر سے
ساقط ہے بلکہ اگر علم بھی حاصل ہوے کہ مہماندار
نے فطرہ اوسکا ندیا اس صورت مین بھی مہمان پر سے
فطرہ کا نکالنا ساقط ہے بنا بر اقوی کے۔
مسئلہ۔ اگر مہمان اپنا فطرہ خود دیوے پس
مہماندار سے اوسکا فطرہ ساقط نہ ہوگا اگر وہ غنی
ہوے اور مہمان فقیر ہوے۔
مسئلہ۔ اگر زوجہ و شوہر دونون غنی ہودین
اور زوجہ اپنا فطرہ خود دیوے پس شوہر سے اوسکا
فطرہ ساقط نہ ہوگا و اگر زوجہ غنی ہوے اور شوہر اوسکا
فقیر ہوے پس فطرہ شوہر کا زوجہ پر لازم ہے۔
مسئلہ۔ اگر شوہر فقیر بہ تکلف زوجہ کے طرف
سے جو غنی ہوے فطرہ دیوے زوجہ پر سے فطرہ
ساقط ہو جاوے گا۔

معنے شیعہ کے سے ہے جاننا چاہیے کہ ابن بابویہ و شیخ طوسی ذی بسند صحیح و معتبر جابر سے روایت کی سے کہ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ای جابر آیا اکتفا کرتا ہے دعوے تشیع صرف اسبات پر کہ وہ ہمارا محب ہے اور ہم اہلبیت سے وہ شخص محبت رکھتا ہی واللہ نہین ہے کوئی شیعہ ہمارا مگر وہ شخص جو کہ پرہیز کرے معاصی خداوند عالم سے اور اطاعت کرے خدا کی اے جابر شیعہ نہین پہچانا جاتا ہی مگر ساتھ تواضع اور فروتنی و خشوع اور کثرت یاد خدا سے اور کثرت روزہ اور نماز سے اور نیکی کرنے سے ساتھ والدین کے اور تکفل کرنیسے احوال ہمسائگان جو فقرا اور مساکین و قرضدار و یتیم ہون و راست گوئی اور تلاوت قران سے اور حفاظت کرنیسے زبان کی سخن مردم سے مگر ساتھ نیکی کے پس جابر نے کہا یا ابن رسول اللہ کسی شیعہ کو ساتھ اس صفات کے نہین دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا اے جابر راہ سے باطل پر نہ جا مگر یہی بس ہے مرد کو کہ کہے مین دوست رکھتا ہون علیؑ کو اور اونکو امام جانتا ہون بلکہ اگر کوئی شخص کہے کہ مین دوست رکھتا ہون حضرت رسوؐل کو و حالانکہ حضرت رسوؐل بہتر ہین علیؑ سے اور وہ شخص عمل رسوؐل کو بجا نہ لاوے اور متابعت سنت رسول کی نہ کرے پس ایسے شخص کو محبت رسولؐ کی فائدہ نہین بخشیگی پس چاہیے کہ ڈرو خدا سے اور عمل کرو واسطے تحصیل ثواب کے جو نزدیک خدا کے ہے اور ما بین خدا کے اور کسی شخص کی مخلوق سے

کوئی خویشی نہین ہے محبوب ترین بندونکا نزدیک خدا کی وہ شخص ہے
جو خدا کی اطاعت کرے اور گرامی تر بندونسے نزدیک خدا کی وہ شخص
ہے جو زیادہ پرہیزگار ہووے اور زیادہ اطاعت کرتا ہووے خدا کی قسم
ہے خدا کی کوئی شخص تقرب خدا نہ حاصل کریگا مگر ساتھ طاعت خدا کی
اور ساتھ ہماری محبت کے اوسکو براءت بیزاری آتش سے نہین ہی
اور ہمکو خدا پر کوئی حجت نہین ہے جو شخص مطیع خدا ہے وہ ولی ہمارا ہے
اور جو شخص کہ عاصی خدا ہووے وہ دشمن ہمارا ہے اور ہماری
ولایت کو وہ شخص نہ پہونچے گا مگر ساتھ پرہیزگاری اور عمل کے اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نہین ہی شیعہ ہمارا
مگر وہ شخص جو اطاعت کرے خدا کی اور ابن ادریس نے کتاب سرائر
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نہین ہی ہمارے
شیعونسے وہ شخص جو کہ بزبان دعوے تشیع کرے اور مخالفت کرے
ہمارے اعمال و آثار مین ولیکن شیعہ ہمارا وہ شخص ہے جو کہ موافقت
کرے ہماری بزبان و دل اور متابعت کرے ہمارے آثار کی اور عمل کرے
موافق ہمارے اعمال کے اور یہ اشخاص ہمارے شیعہ ہین ۔
الحاصل کلام اس مقام مین یہہ ہے کہ جو لوگ شیعہ امامیہ سے گناہان کبیرہ
کے مرتکب ہوتے ہین اور بے توبہ مرجاتے ہین اونکا حال آخر تمین
کیا ہوگا پس جاننا چاہیے کہ مابین علماء امامیہ کے کوئی اختلاف نہین ہی
اس امر مین کہ شیعہ جو کہ مرتکب ہوئے گناہان کبیرہ کا وہ ہرگز مخلد جہنم مین

نہ رہیگا البتہ شفاعت رسول خدا اور آئمہ ہدا کی حاصل ہوگی ولکن بعد داخل
ہونیکے جہنم مین اور بعض شیعہ گنہگار ایسے ہونگے کہ اون پر عقاب بوقت
مرنیکے ہوگا اور بعضونکو قبر مین ہوگا اور بعضونکو محشر مین ہوگا و بعد داخل
جہنم نہونگے اور اعتقاد معتزلہ کا اہل سنت سے یہہ ہے کہ جو لوگ گناہ کبیرہ
کرتے ہین وہ مخلد رہین گے آتش جہنم مین ولکن احادیث و اخبار کثیرہ خلاف
مین اس قول کے اکثر وارد ہوئین ہین چنانچہ ابن بابویہ بسند حسن
جو مثل صحیح کی ہے حضرت امام محمد کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین کہ فرمایا حضرت نے مخلد جہنم مین کوئی نہوگا مگر اہل کفر و انکار و اہل [illegible]
وضلال اور حدیث مین ہے جو شخص کہ انکار ولایت اور امامت علی
کرے وہ ہرگز ہرگز بچشم خود بہشت کو نہ دیکھیگا اور جو شخص شیعوں سے
مرتکب ہوئے گناہان کثیرہ کا اوسکو جہنم مین عذاب کرینگے اسقدر
کہ وہ کثافت گناہ سے پاک ہو جاوے و بعد اوسکے بشفاعت اپنے
اماموں کے جہنم سے نکل آویگا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے اے گروہ شیعہ ڈرو تم خدا سے اور جانو تم کہ بہشت تم سے فوت
نہوگا پس سعی کرو تم ساتھہ طاعات اور عبادات خدا کے اصحاب نے
عرض کیا یا رسول اللہ آیا کوئی شخص آپکے محبون سے یا محبان علی سے
داخل جہنم ہوگا فرمایا حضرت نے جو شخص کہ اپنے نفس کو چرکین کریگا
ساتھہ مخالفت محمد و علی کے اور مرتکب ہوگا محرمات کا اور ظلم و ستم
کریگا مردان مومن و زنان مومنہ پر اور مخالفت کریگا شرائع کے جو کہ

اوسکے واسطے مقرر کیے گئے ہین پس وہ شخص روز قیامت کو کثیف اور چرک آلودہ و نجس ہوگا پس اوس سے محمدؐ و علیؑ کہین گے کہ تو چرکین اور نجس ہے صلاحیت رفاقت نیکون کی اور معانقہ حوریون کی اور مصاحبت ملائکہ مقربان کی نہین رکہتا ہے مگر یہ کہ تجہکو پاک کرین اس گناہات سے پس اوسکو داخل کرینگے طبقہ بالائے جہنم مین اور بوجہ گناہونگے اوسپر عذاب کرینگے اور بعضے شیعہ ایسے ہونگے کہ صحرائے محشر مین بوجہ بعض گناہون کے اون پر شدائد پہونچین گے و بعد آئمہ علیہم السلام بعضے برگزیدگان شیعونکو بہیجین گے وہ اونکو چن لین گے صحرائے محشر سے جیسطرحسے مرغ دانے کو چن لیتا ہے و بعد اوسکے اونکو داخل بہشت کرینگے اور بعضے شیعہ ایسے ہونگے کہ نزدیک مرگ اونپر جان کندنی سخت ہوگی اور وہ اوسکے گناہونکا کفارہ ہوجاویگا واگر بعد اوسکے کوئی گناہ رہیگا تو جو ذلت اونکو بعد مرنیکے پہونچیگی وہ کفارہ اوس گناہ کا ہوجاویگا واگر پہر بہی گناہ اوسکے ذمہ باقی رہیگا تو شدائد عرصات قیامت سے اوسکا کفارہ ہوجاویگا واگر گناہ بہت ہونگے تو طبقہ اعلائے جہنم مین اوسپر عذاب کرینگے اور اونکا عذاب تمام محبون سے ہمارے شدید تر ہے اور گناہ اونکا عظیم تر ہے اور اس جماعت کو ہمارے شیعہ نہین کہتے ہین اور اونکو محب ہمارے کہتے ہین اور اونکو دوست ہمارے دوستونکا اور دشمن ہمارے دشمنونکا کہتے ہین اور نہین ہے کوئی شیعہ ہمارا اگر وہ شخص جو پیروی کرے

اور مشایعت کرے ہماری اور متابعت کرے ہمارے آثار کی اور اقتدا
کرے ہمارے اعمال مین وبسند موثق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ ایک جماعت کو آتش جہنم مین داخل کرینگے اور آتش
اونکو جلاویگی یہانتک کہ مثل زغال کے سیاہ ہوجاوینگے وبعد اوسکے
وہ شفاعت پاوینگے پس اونکو ایک نہر کیطرف فرشتہ لیجاوینگے
کہ وہ نہر عرق اور پسینہ سے اہل بہشت کی جاری ہوگی پس وہ غسل
کرینگے اوس نہر مین پس گوشت اور خون اونکے پیدا ہوگا اور
کثافت و اثر سوختگی اونکے بدنسے زائل ہوجاویگا وبعدہ داخل
بہشت ہونگے پس اہل بہشت اونکو جہنمیان کہین گے پس اوسوقت وہ
سب صدا بلند کرینگے کہ خداوندا اس نام کو ہمسے برطرف کردے
پس وہ نام اونسے برطرف ہوجاویگا وبعد اوسکے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا دشمنان علی ہمیشہ جہنم مین رہینگے اور
اونکو شفاعت حاصل نہ ہوگی مقصد تیسرا بیانمین اقسام نماز واجبہ کے
ہے جاننا چاہیے کہ نماز واجبی زمان غیبت امام علیہ السلام مین
پانچ قسم پر ہے اول فرائض پنجگانہ یومیہ دوم نماز آیات یعنی نماز
چاندگہن وسورج گہن وزلزلہ وغیرہ سوم نماز طواف خانہ کعبہ چہارم
وہ نماز کہ جو انسان اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے بوجہ اجارہ کے کسی میت
کیطرف سے اور وہ نماز جو بسبب نذر کے اور عہد کے اور قسم کے اپنی
ذات پر لازم کرتا ہے پنجم نماز میت مقصد چوتھا بیانمین مقدمات

مقصد تیسرا

مقصد چوتھا

نمازکے ہے اور وہ چند امور ہین اول طہارت یعنے وضو یا غسل یا تیمم کرنا دوم ازالہ نجاست کرنا لباس سے اور بدن سے حتی بالونسی سرکے اور ڈارھی کے سوم وقت چہارم قبلہ پنجم ستر عورتین کرنا ششم مباح ہونا مکان اور لباس مصلی کا یعنے غصبی نہوئے۔ ہفتم مکان نماز کا مستقر ہونا حالت اختیار مین یعنے متحرک نہونا مثل کشتی وریل وغیرہ کی بوقت چلنے کے ہشتم پاک ہونا محل سجود کا مطلقاً مقصد پانچوان بیان

مین کیفیت وضو کے ہے۔ اور اوسمین چند مطلب ہین مطلب اول جاننا چاہیے کہ مراد وضو سے دہونا مونہہ اور ہاتھون کا اور مسح کرنا سرکا اور دونون پاؤنکا ہے مطلب دوم بیان مین مونہہ کی حد کے ہے پس معلوم ہوئے کہ دہونا مونہہ کا سرکے بال اوگنے کی جگہہ سے تہڈی تک باعتبار طول کے وباعتبار عرض کے جسقدر اونگوٹہا ہاتہہ کا اور انگشت میانہ احاطہ کرے دہونا اوسکا واجب ہی اور جو مقدار ریش کہ خارج ہوئی حد مذکور سے اوسکا دہونا لازم نہین ہے ہان جو مقدار ریش کہ داخل ہوئے حد مذکور مین ا[illegible]کا دہونا واجب ہے اور حکم عورت کی داڑہی کا اگر پیدا ہوئے مثل حکم ریش مرد کے ہے اور چاہیے کہ من باب المقدمہ تہوڑا باطن چشم کو اور باطن بینی وباطن لب کو دہوئے تا اطمینان حاصل ہوئے کہ تمام ظاہر مونہہ کو دہویا ہے مطلب سوم واجب ہے دہونا دونون ہاتہونکا کُہنے سے اسطرح کہ ایک جز بازو سے داخل ہ کہ جاوے تا اطمینان ویقین حاصل ہوجاوے

مقصد پانچوان

کہ تمام ٹخنے سے دھویا ہے اور لازم ہے کہ ابتدا کرے دھونیمین دونو
ہاتھ کے ٹخنے سے اور اوپر سے نیچے کیطرف دھوئے واگر برعکس
دھوئے وضؤ اوسکا باطل ہے مطلب چہارم واجب ہے مسح کرنا
پیش سر کا اسطرحپر کہ عرفاً اطلاق مسح کا ہوئے اور احوط یہ ہے
کہ بمقدار ایک انگشت عرضاً مسح کرے اور اس سے زیادہ احتیاط
یہہ ہے کہ بمقدار سہ انگشت عرضاً مسح کرے اور لازم نہین ہے
مسح کرنا سر کا پیش سر پر مقابل مین پیشانی کے بلکہ جائز ہے کہ جس مقام
پیش سر سے چاہیے مسح کرے اور مراد پیش سر سے چوتھا حصہ سر کا ہے
جو آگے واقع ہے اور باقی سہ ربع سر وہ عقب سر ہے اور دو
پہلو سر کے ہین جنکا منتہا کانون تک ہے اور جائز ہے مسح کرنا
سر کا اوپر سے طرف پیشانی کے و برعکس اوسکے بھی جائز ہے اور
کفایت کرتا ہے مسح کرنا سر کا بالون پر جو کہ محل مسح مین اوگے
ہون بشرطیکہ وہ بال حد پیش سر سے متجاوز نہوین اور لازم ہے
مسح کرنا آب وضو کی رطوبت سے جو ہاتھ مین باقی ہووے
اور آب جدید سے مسح کرنا جائز نہین ہے اور چاہیے کہ موضع مسح
خشک ہوئے اور اگر اوسمین رطوبت ہوئے پس لازم ہے کہ رطوبت
ہاتھ کی اوس رطوبت پر غالب ہوئے مطلب پنجم واجب ہے
مسح کرنا دونو پاؤنکا اونگلیون سے بلندی ہر دو قدم تک اور کفایت
کرتا ہے مسح کرنا عرضاً اسطرحپر کہ عرفاً اطلاق مسح کا ہوئے اور ابتدا کرنا

مسح ہردو پا مین انگلیونسی لازم نہین ہے بلکہ بالعکس بھی یعنے
بلندی ہردو قدم سے اونگلیون تک مسح کرے جائز ہے ولاکن بہتر
صورت اول ہے اور کفایت نہین کرتا ہے مسح کرنا دونون پاؤنکی
بالونپر جو محل مسح مین اوگے ہوئے ہون اسطرحپر کہ مانع ہوئین
پہوچنے سے پانی کے جلد تک پس پاؤن کی جلد تک رطوبت کا
پہونچانا مسح پا مین لازم ہے اور احوط یہہ ہے کہ اسصورت مین
جمع کرے مابین نفس جلد اور بالون کے جو محل مسح مین اوگے
ہون یعنے ہردو پر مسح کرے بنابر احتیاط کے اور مسح کرنا دونون
پاؤنکا چکمہ اور جوراب وغیرہ پر جائز نہین ہے حالت اختیار مین
ہان درصورت تقیہ کے جائز ہے مقصد چہارم بیان مین شرائط
وضوء کے ہے اور وہ چند شروط ہین اول نیت دوم ترتیب باین معنے
کہ اول تمام مونہہ کو دہوئے وبعدازان دست راست کو دہوئے
وبعد دست چپ کو دہوئے وبعد مسح سر کا کرے وبعد مسح دونون
پاؤن کا کرے اور مسح مین دونون پاؤنکے ترتیب واجب نہین ہے
ولاکن احوط ہے کہ اول مسح پائے راست کا کرے وبعد مسح
پائے چپ کا کرے سوم موالات یعنے پے درپے دہونا اعضاء
وضوء کا باین معنی کہ بوقت دہونے دوسرے عضو کے عضو سابق
اوسکا خشک نہوئے چہارم پاک ہونا آب وضوء کا پنجم آب وضوء
مطلق ہوئے یعنے مضاف کہ وہ مشابہ بہ مضاف نہوئے ششم

آب وضوء مباح ہوئے یعنے غصبی و مشتبہ بغصبی نہوئے ہفتم غسالہ نجاسات کا نہوئے اگرچہ وہ غسالہ پاک ہوئے مثل غسالہ استنجا کے جبکہ شرائط اوسکی طہارت کی موجود ہون ہشتم اعضاء وضوء پاک ہوئین نہم اعضاء وضوء مین کوئی چیز مانع پانی کے پہونچنے سے جلد تک نہ ہوئے مثل انگوٹھی اور چھلہ اور چرک ناخن کے جو کہ حد سے متجاوز ہو وین یعنے بہت بڑہ گیا ہووے دہم مکان وضوء مباح ہوئے یعنے جس جگہہ وضوء کرتا ہے وہ غصبی نہوئے وہرگاہ مکان وضوء یا جائے مسح کرنے کی مباح ہووے لیکن جای گرنی آب وضوء کی یا ظرف آب وضوء کا غصبی ہووے نہ آب وضوء پس یہہ صورت دو حال سے خالی نہین ہے یا یہہ کہ شخص مکلف دوسرے ظرف مباح پر اور دوسری جگہہ مباح پر قادر ہے یا نہین پس صورت اول مین یعنے باوجود قدرت دوسری ظرف مباح پر وضوء کرے ساتہہ ظرف غصبی کے وضوء اوسکا صحیح ہے اگرچہ استعمال کرنا ظرف مغصوب کا حرام ہے اور وہ شخص گنہگار رہے ولیکن احوط ہے کہ ایسے وضوء سے نماز نہ پڑہے اور صورت دوم مین یعنے جب کہ شخص مکلف قادر تحصیل پر دوسرے ظرف مباح کے نہ ہووے اور وہ ظرف مغصوب منحصر ہووے پس اسصورت مین وضوء اوسکا باطل ہے اور اسیطرح سے جکو ہے ظروف طلاء و نقرہ کا پس اگر ظرف طلاء و نقرہ واسطے وضوء کے منحصر ہووے وضوء کرنا

اوس سے باطل ہے و اگر منحصر نہ ہووے بلکہ سواے اون ظروف طلا و نقرہ کے دوسرا ظرف ممکن ہووے و باوجود امکان کے ظروف طلا یا نقرہ سے وضو کرے وضو اوسکا صحیح ہے ولاکن احوط ہے کہ اوس وضو سے نماز نہ پڑہے شرط یازدہم یہہ ہے کہ استعمال کرنا پانی کا ضرر نہ رکھتا ہووے پس اگر شخص مکلف مریض ہووے اور استعمال پانی کا حق مین اوسکے مضر ہووے یا یہہ کہ پانی کم ہووے اور اوسکی استعمال سے وضو مین خوف رکھتا ہووے ضرر تشنگی کا اپنے نفس پر یا دوسرے نفس محترمہ پر پس ہر دو صورت مین اگر اوس کم پانی سے وضو کریگا وضو اوسکا باطل ہے اور اسیطرح سے اگر وقت نماز کا تنگ ہووے اسطرحسے کہ وضو کرکے نماز پڑہنا وقت مین ممکن نہووے ولکن تیمم سے نماز کو اوس وقت مضیق مین پڑہ سکتا ہی پس اسصورت مین واجب ہے کہ وہ شخص ترک وضو کرے اور نماز با تیمم بجالاوے اور اگر اسوقت تیمم ترک کرے اور وضو کرے وضو اوسکا باطل ہے شرط دوازدہم یہہ ہے کہ درحالت اختیار خود مکلف وضو کرے پس اگر کوئی دوسرا شخص اوسکو وضو کراویگا وضو اوسکا باطل ہے ہان جسصورت مین کہ خود مکلف وضو کرنے سے عاجز ہووے پس اوسصورت مین دوسرا شخص اوسکو وضو کرا دیوے صحیح ہے اور چاہیے کہ وہ شخص نیز وضو کرانیکی کرے شرط سیزدہم یہہ ہے کہ ابتدا کرے دہونیمین اعضاء وضو کے اوپر سے نیچے کیطرف

پس اگر برعکس دھویگا وضو اوسکا باطل ہے **مقصد ساتوان**
بیان مین اون چیزونکے ہے کہ جنکے سبب سے وضو واجب ہوتا ہے
اور جنکے سبب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ چند چیزین ہین اول
بول اور جو رطوبت مشتبہ خارج ہوئے مخرج بول سے جب کہ
استبرا نکیا ہو دوم غائط سوم خارج ہونا ریح کا موضع معتاد سے
خواہ اصلی ہوئے یا عرضی ہوئے اور ریح باصدا خارج ہوئے یا
بےصدا خواہ بدبو ہوئے یا نہوئے چہارم سونا اسطرحپر کہ غالب
ہوئے سمع و بصر پر یعنے بوجہ غلبہ نیند کے کوئی چیز نہ دکھائی دیوے
اور کوئی صدا نہ سنائی دیوے واگر کوئی شخص باوضو ہوئے اور
اوسکو نیند آوے ولکن شک کرے غلبہ نوم مین سمع و بصر پر وہ
شخص بنا رکھے حالت سابقہ پر یعنے باوضو ہے اعتنا اوس شک
پر نہ کرے پنجم بیہوش ہونا اور جو چیز کہ عقل کو زائل کردیوے
مثل دیوانگی و مستی کی ششم خارج ہونا خون استحاضہ کا پس
اگر استحاضہ قلیلہ ہوئے باینمعنی کہ خون روئی وغیرہ مین داخل ہوئی
بلکہ سطح ظاہر اوسکا خون سے مخلوط ہوا ہو پس اسصورت مین واسطے
ہر نماز کے وضو کرنا مستحاضہ پر واجب ہے اور تبدیل کرنا روئی کا
بھی لازم ہے واگر استحاضہ متوسطہ ہوئے باینمعنی کہ خون روئی وغیرہ کے
باطن مین داخل ہو جاوے اسطرحپر کہ دوسری طرف سے خارج
نہ ہوئے پس اسصورت مین مستحاضہ واسطے ہر نماز کے وضو کریگی

اور واسطے نماز صبح کے غسل اور وضو ہر دو بجالاویگی اور روئی وغیرہ کو
بھی تبدیل کرے اور اگر استحاضہ کثیرہ ہووے باینمعنی کہ خون سطح باطن
روئی کے داخل ہوکر اوسکی دوسری طرف سے خارج ہوجاوے
پس اسصورت مین واسطے ہر نماز کے وضو اور غسل بجالاوے واسطے جمیع
کہ ایک غسل واسطے نماز صبح کے اور ایک غسل واسطے نماز ظہرین کی
اور ایک غسل واسطے مغربین کے بجالاوے اور باوجود اسکی تبدیل
روئی وغیرہ کی بھی لازم ہے جاننا چاہیئے کہ جسوقت چند اسباب
وضو کے جمع ہووین مثل بول و غائط اور صادر ہونے ریح
کے مخرج معتاد سے پس ایک وضو واسطے رفع ان جمیع اسباب کی
کفایت کرتا ہے اگرچہ نیت مین جمیع اسباب وضو کا لحاظ نہ کرے
اور اسیطرح سے حکم ہے غسل کا کہ جسوقت اسباب غسل کے جمع ہوجاوین
مثل مس میت وحیض وجنابت کے پس واسطے ان تمام اسبابکے ایک
غسل بہ نیت رفع ان جمیع اسباب کے کفایت کرتا ہے اور چونکہ
مابین اسباب مذکورہ کے جنابت ہے لہذا بعد غسل کے وضو
کی بھی احتیاج نہین ہے ہان جسصورت مین کہ چند اسباب غسل
جمع ہووین اور اونمین سبب جنابت نہ ہووے مثل حیض و مس میت
کے پس اسصورت مین ایک غسل بقصد رفع حدث مس میت و
حیض کے بجالاوے اور وضو بھی کرے واسطے نماز کے پس معلوم
ہوا کہ درصورت متعدد ہونے اسباب غسل کے ایک غسل بجالانا

بقصد رفع حدث کے بدون تعرض و لحاظ جمیع اسباب کے کافی ہے ہان جبکہ ایک غسل بقصد رفع ایک حدث معین کے بجالاوے پس اسصورت مین وہ غسل کافی واسطے دوسرے اغسال کی نہ ہوگا مگر جبکہ اسباب متعددہ مین غسل جنابت ہوئے اسصورت مین باوجود بجالانے غسل بقصد جنابت کے دوسرے اغسال سے بھی کافی ہے ولکن احوط ہے بجالانا دوسرے اغسال کا و ہرگاہ کوئی شخص درصورت تعدد اغسال کے ایک غسل بقصد قربت بدون لحاظ رفع جمیع اسباب یا بعض اسباب کے یا بدون قصد رفع طبیعت حدث کے بجالاوے کفایت نہین کرتا ہے۔

مقصد آٹھوان بیان مین تیمم کے جاننا چاہیے کہ کوئی فرق تیمم مین بدل از وضوء و بدل از غسل کے نہین ہے پس جائز ہے تیمم مین خواہ بدل وضوء کے ہوئے یا بدل غسل کے ہووے کہ ایک دفعہ دونون ہاتھونکو زمین پر مارے اور مسح پیشانی کا اور دونون ہاتھونکا کرے اور احوط یہہ ہے کہ واسطے مسح پیشانی کے ایکدفعہ ہاتھون کو زمین پر مارے وبعد دوسری دفعہ دونون ہاتھونکو زمین پر مارے واسطے مسح ہاتھونکے دیتا اور احوط اس سے زیادہ یہہ ہے کہ بدل از وضو یا بدل از غسل کے دو تیمم بجالاوے ایک تیمم بیک ضرب کہ اوس سے مسح پیشانی اور دونون ہاتھونکا کرے اور دوسرا تیمم بدو ضرب کہ ایک ضرب سے مسح پیشانی کا کرے اور دوسری ضرب سے مسح دونون ہاتھون کا کرے مقصد نوان

مقصد آٹھوان

(۱۱) [illegible]

بیان مین اون چیزون کے ہے کہ جنپر تیمم صحیح و جائز ہے اور وہ چند چیزین ہین پس جاننا چاہیے کہ جائز ہے تیمم کرنا زمین پر اور خاک خالص پر اور سنگ اور ریگ پر اور گچ اور آہک پر قبل اوسکے پکانیکے اور جائز ہے تیمم کرنا خاک قبر پر اور اُس خاک پر کہ جسپر تیمم کیا گیا ہو اور احوط یہہ ہے کہ سوائے خاک خالص کے دوسری چیز پر باوجود ممکن ہونے خاک کے تیمم نہ کرے اور جائز نہین ہے تیمم گہانس پر اور اوس چیز پر جو کہ معدنی مثل فیروزہ اور عقیق و الماس و یاقوت وغیرہ کے ہو و بنا بر احتیاط لازم ہے کہ سفال اور گچ یا آہک پختہ پر تیمم نہ کرے و ہرگاہ زمین و خاک خالص و ریگ غیرہ ممکن نہوے واسطے تیمم کے پس اسصورت مین تیمم کرے غبار جامہ پر اور یال اسپ پر اور فرش پر و مانند اسکے جو چیز صاحب غبار ہوئے اور یہہ بھی ممکن ہووے تیمم کرے گل پر اگر خشک کرنا اوسکا ممکن نہوے اور اگر خشک کرنا گل کا ممکن ہووے پس واجب ہے خشک کرنا اوسکا اور بعد اوسکے تیمم کرنا اور اگر یہہ تمام اشیاء مذکورہ ممکن ہوین اور برف ممکن ہوئے پس اگر اوس سے کسی تدبیر سے بقدر کفایت وضو یا غسل پانی کو حاصل کر سکے لازم ہے کہ اوسیطرح کرے و بعدہ غسل یا وضو بجا لاوے اور اگر یہہ بھی نہ ہو سکے پس احوط یہہ ہے کہ اول برف پر تیمم کرے و بعد اوسے مگر برف کو اعضائے وضو پر بقصد وضو کے ملے تا کہ اوس سے رطوبت خارج ہوئے اور کفایت کرے

اصول کافی باب...
اوس بطور...
رہین...
اول...
زمین...
...
بعدہ گل پر اگر خشک کرنا اوسکا ممکن ہو...
...
۱۲

اوّل مرتبہ دہونیکو اور اسیطرحسے حکم ہے غسل کاکہ بعوض غسل اول برف پر تیمم کرے اور بعد اوسکے برف کو بدن پر سلے بقصد غسل کے تاکہ اوسکی رطوبت سے اوّل مرتبہ دہونیکا متحقق ہوئے وبعدہ جبوقت قادر ہووے تحصیل طہارت پر یعنے وضو ویا غسل پرپس اوس نماز کو قضا پڑہے مقصد دسوان بیان مین کیفیت تیمم کے ہے جاننا چاہیے کہ مراد تیمم سے یہہ ہے کہ دونون ہاتہون کو متصل کرکے باطن ہر دو ہاتہہ کو زمین وغیرہ پر ایک دفعہ مارے وبعدہ ہر دو دست کو ملاکر پیشانی کے اوس مقام پر کہ جہان سے بال سر کے اوگتے ہین رکھے اور نیچے کیطرف باطن دونون ہاتہہ کو اسطرحسے ناک تک کھینچے کہ تمام پیشانی اور دونون کنپٹیان اور ابرو مس ہوجاوین اور بعدہ باطن دست چپ کو سیدہے ہاتہہ کے پہونچے پر رکھے اور نیچے کیطرف سر انگشتان تک اسطرحسے کہینچے کہ تمام پشت دست مس ہوجاوے وبعد اوسکے باطن کو دہنی ہاتہہ کی بائین ہاتہہ کے پہونچے پر رکھے اور نیچے کیطرف سر انگشتان تک کھینچے کہ تمام پشت دست مس ہوجائے اور مابین اونگلیون کے مس کرنا تیمم مین لازم نہین ہے اور واجب ہے مارنا دونون ہاتہہ کا زمین پر پس دونون ہاتہون کا زمین پر رکھنا کفایت نہین کرتا ہے واسطے تیمم کے اور واجب ہے دونون ہاتہونکا ایک دفعہ زمین پہ مارنا پس اگر دونون ہاتہونکو بہ ترتیب زمین پر مارے کفایت نہین کرتا ہی

مقصد دسوان

اور تیمم اوسکا صحیح نهین اور اسیطرح سے لازم ہے تمام باطن کو دونون
ہاتھون کی زمین پر مارے پس اگر بعض باطن کو زمین وغیرہ پر مارے
کافی نهین ہے اور مسح کرنا پیشانی کا دونو ہاتھ کے باطن سے ایکدفعه
لازم ہے پس اگر اول ایک ہاتھ سے مسح کرے بعد دوسرے ہاتھ سے
مسح کرے کفایت نهین کرتا ہے واگر کسی شخص کے باطن ہر دو دست
نجس ہوویں اور نجاست خشک ہووے اور طہارت کرنا ممکن نہووے
پس اسصورت مین احوط یہہ ہے کہ دو دفعہ تیمم کرے ایکدفعہ باطن سے
دونون ہاتھ کے اور دوسری دفعہ ظاہر ہر دو ہاتھ سے تیمم کرے
وہرگاہ کسی شخص کے باطن ہر دو دست مین نجاست ایسی ہو جو سرایت
کرے اور خشک کرنا اوسکا ممکن نہووے پس اسصورت مین پشت
ہر دو دست سے تیمم بجالاوے **مقصد گیارھوان بیان مین**
شرائط تیمم کے ہے اور وہ چند چیزین ہین اول نیت کرنا بوقت مارنے
دونو ہاتھون کے زمین پر اور جبکہ کسی شخص کے ذمہ وضوء اور غسل دونو
بجالانا لازم ہووے پس بوقت تیمم عوض مین ہر ایک کے واجب ہے نیت کو
معیّن کرنا اسطرح سے کہ تیمم بَدَل از وضوء کرتا ہون یا بَدَل از غسل کرتا ہون
اور اسیطرح سے واجب ہے تعیین یعنے معین کرنا نیت کا اگرچند تیمم
بعوض چند غسل کے لازم ہوئین مثلاً کسی عورت کے ذمہ غسل حیض
اور غسل مس میت ہوئے چاہیے کہ نیت مین ہر ایک تیمم کی بعوض
ہر غسل کے تمیز دیوے شرط دوم یہہ ہے کہ خود مکلف تیمم کو بجالاوے

مقصد گیارھوان

شرط سوم موالات ہے یعنے پے در پے افعال تیمم کا بجالانا اگرچہ
وہ تیمم بدل غسل کے ہوئے پس اگر فاصلہ ہووے افعال تیمم مین تیمم
اوسکا باطل ہے شرط چہارم ترتیب ہے یعنے اول پیشانی اور
کنپٹیون اور ابرو کا مسح کرے وبعد اوسکے مسح کرے باطن دست چپ
سے ظاہر دست راست کا وبعد اوسکے باطن دست راست سے
ظاہر دست چپ کا مسح کرے شرط پنجم ابتدا کرنا تیمم مین اوپر سے
نیچے کیطرف لازم ہے پس مسح پیشانی کی ابتدا سر کے بال اوگنے کی جگہہ سے
کرے اور ابتدا دونو ہاتہہ کے مسح کی پہونچونسے کرے شرط ششم
یہہ ہے کہ مابین باطن ہاتہونکے اور پیشانیکے یا مابین باطن ہاتہونکی
اور پشت دست کے کوئی چیز مانع نہووے مثل کپڑا اور انگوٹھی اور
چھلہ وغیرہ کے شرط ہفتم یہہ ہے کہ دونون ہاتہہ اور پیشانی پاک
ہووے شرط ہشتم یہہ ہے کہ جس چیز پر تیمم کرتا ہے مثل زمین وخاک
وغیرہ کے وہ پاک ہووے نجس اور مشتبہ بہ نجس نہ ہووے شرط دہم
یہہ ہے کہ جس چیز پر تیمم کرتا ہے وہ مباح ہووے پس زمین وخاک
غصبی یا مشتبہ بغصبی پر تیمم کرنا صحیح نہین ہے شرط یازدہم مکان
تیمم یعنے جس جگہہ تیمم کرتا ہے چاہیے کہ وہ مباح ہووے پس تیمم کرنا
خاک مباح پر زمین ومکان غصبی مین بیٹھ کر جائز نہین ہے شرط دوازدہم
یہہ ہے کہ خاک تیمم کی خالص ہوئے مخلوط کسی چیز سے مثل خاکستر
وغیرہ کے نہووے اور اسیطرح اگر زمین پر خاشاک وغیرہ ہونے

اسطرحپرکہ مانع ہووے پہونچنے سے باطن دست کے زمین تک تیمم کرنا
تیمم اوسپر صحیح نہین ہے شرط سیزدہم یہہ ہے کہ استعمال کرنا
پانیکا مضر ہووے یا یہہ کہ پانی موجود نہووے مقصد بارہوان
جائز نہین ہے تیمم کرنا اول وقت مین نماز کے جبکہ امید زوال عذر
کی تا آخر وقت رکہتا ہووے اور اگر امید زوال عذر کی تا آخر وقت
نہووے پس اسصورت مین جائز ہے تیمم کرنا اول وقت مین اور
جائز نہین ہے تیمم کرنا قبل داخل ہونے وقت نماز فریضہ کے
اور جو شخص کہ تیمم سے نماز کو بجالاوے و بعد بجالانے نماز کے
عذر اوسکا زائل ہوجاوے اوس نماز کا اعادہ کرنا لازم نہین ہے
خواہ وقت نماز کا باقی ہووے یا وقت گذر گیا ہو اور جو شخص بعد داخل
ہونے وقت نماز کے تیمم کرے واسطے نماز ادا کے یا تیمم کرے
واسطے نماز قضا کے جائز ہے اوس تیمم سے دوسرے وقت کی
نماز فریضہ کو بجالاوے بشرطیکہ عذر اوسکا باقی ہووے اور جو شخص
بوجہ ضرر کرنے پانیکے تیمم کرے و بعد قادر ہوکے استعمال پر پانی
کی تیمم سابق اوسکا باطل ہوجاتا ہے و اگر کوئی شخص تیمم کرے
بوجہ نہ ملنے پانیکے و بعد اوسکے پانی ممکن ہووے و ہنوز نوبت
استعمال پانی کی نہ آوے کہ وہ پانی زمین پر بہجاوے یا اور
کوئی عذر شرعی پیش ہووے کہ جسکی وجہ سے استعمال سے اوس
پانی کے معذور رہووے پس چاہئے کہ وہ شخص دوبارہ تیمم کرے

مقصد بارہوان

جبکہ امید بعد رفع عذر کی نہ ہووے ... پانی ... آخر وقت اول ... شخص ... بعد ... نماز ... وقت ... تیمم ... سے

اور جو شخص بوجہ نہ ملنے پانیکے دو تیمم کرے مثلاً ایک تیمم بدل از غسل مس
میت کے اور دوسرا تیمم بدل از وضو کرے و بعد پانی بقدر
وضو کے ممکن ہوئے پس جو تیمم کہ بدل از وضو کیا ہے وہ باطل ہے
چاہیے کہ وہ شخص وضو کرے اوس پانی سے اور جو تیمم کہ بدل از غسل ہے
وہ صحیح ہے اور باطل ہوتا ہے تیمم جبکہ اثناء تیمم مین حدث صادر ہوئے
اگرچہ وہ تیمم بدل غسل کے ہوئے اور جاننا چاہیے کہ سوائے بدل غسل
جنابت کے دوسرے اغسال کے بدل مین دو تیمم لازم ہین ایک تیمم
واسطے غسل کے اور دوسرا تیمم واسطے وضو کے **مقصد تیرہوان**
بیان مین اوقات نماز یومیہ واجبہ کے ہے پس جاننا چاہیے کہ جس وقت
آفتاب نصف النہار سے میل کرے طرف مغرب کے یا یہ معنے کہ نصف
قرص آفتاب جو کہ سمت مغرب مین ہوئے وہ زیادہ ہوئے
اوس نصف قرص سے جو سمت مشرق ہوئے اور اسیکو زوال
کہتے ہین پس بعد زوال کے وقت فریضہ ظہر کا داخل ہو جاتا ہے
پس جبکہ اسقدر زمانہ گذرے کہ جسمین نماز ظہر کو بجا لا سکے بعد اوسکے
وقت نماز عصر کا داخل ہو جاتا ہے اور وقت عصر کا باقی رہتا ہے
یہانتک کہ آفتاب غروب کرے اور بعد زوال بمقدار ادا کرنے
چہار رکعت نماز ظہر کے وہ وقت مختص نماز ظہر کا ہے اور غروب آفتاب
مین جبکہ زمانہ چہار رکعت نماز عصر کے ادا کرنیکا باقی ہووے وہ
وقت مختص نماز عصر کا ہے اور مابین ان دو وقتوں کے وقت مشترک ہے

درمیان ظہر وعصر کے اور فائدہ وقت مختص کا یہہ ہے کہ اگر مکلف سوائے
اوس نماز کے جسکا وہ وقت ہے دوسری نماز کو بجا لاوے وہ
نماز باطل ہے مثلاً اگر وقت مختص مین نماز عصر کے ظہر کو پڑہے
نماز اوسکی باطل ہے اور جو شخص کہ یقین کرے کہ وقت گنجایش نماز
ظہر کی نہین رکہتا ہے اور نماز عصر کو پڑہے اور بعد اوسکی معلوم ہوئے
کہ وقت وسعت دونون نماز کی رکہتا تہا پس چاہیے کہ بعد اوسکے
نماز ظہر کو پڑہے اور جو شخص کہ قبل داخل ہونے وقت نماز ظہر کی
باعتقاد اسکے کہ زوال ہوگیا ہے نماز ظہر کو پڑہے اور قبل فارغ
ہونے ظہر سے وقت داخل ہو جائے نماز اوسکی صحیح ہی پس
اسصورت مین بعد اوسکی نماز عصر کو پڑہ سکتا ہے اگرچہ وہ وقت
مختص نماز ظہر کا ہے ولاکن احوط ہے کہ انتظار کرے یہانتک کہ
وقت مختص ظہر کا گذر جائے اور جبکہ غروب آفتاب مین بقدر
ادا کرنے ایک رکعت کی وقت باقی ہووے نماز عصر پڑہنا
اوسپر واجب ہے اور نماز اوسکی ادا ہی اگرچہ باقی رکعات خارج
وقت مین واقع ہووین اور اگر غروب آفتاب مین پانچ رکعت کا
وقت باقی ہووے نماز ظہر وعصر دونون پڑہنا لازم ہے اور جاننا چاہیے
کہ پہچانا جاتا ہے زوال ساتہہ زیادہ ہونے سایہ ہر چیز کے بعد کم ہونیکے
یا پیدا ہونے سایہ کے بعد مفقود ہونیکے اور وقت فضیلت نماز
ظہر کا اول زوال سے ہے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر ہوجاوے

اور بعد اوسکے وقت فضیلت نماز عصر کا ہے یہانتک کہ سایہ دو مثل
اوسکے ہو جاوے اور وقت مغرب کا پہچانا جاتا ہے ساتھہ گذرنی
سرخی کے جو سمت مشرق مین ہوتی ہے بالائے سر سے اور
احتیاط یہہ ہے کہ تاخیر کرے نماز مغرب کے پڑہنے مین یہانتک کہ
تمام سرخی مشرق کے سر سے گذر جاوے پس از ان بمقدار اداکرنی
تین رکعت نماز کے وقت مختص نماز مغرب کا ہے پس اوسوقت اگر
کوئی شخص نماز عشا کو سہواً یا عمداً بجالاوے نماز اوسکی باطل ہے و بعد
گذرنے اسقدر زمانے کے کہ جسمین تین رکعت بجالا سکے داخل ہوتا
ہے وقت عشا کا اور وقت اوسکا باقی رہتا ہے یہانتک کہ
نصف شب ہووے اور جبکہ نصف شب مین بمقدار اداے چہار رکعت
کا زمانہ باقی ہووے وہ وقت مختص عشا کا ہے اگر مسافر نہ ہووے
و اگر مسافر ہووے بمقدار اداے دو رکعت عشا جب کہ نصف شب
مین زمانہ باقی ہووے وہ وقت مختص عشا کا ہے پس شخص مسافر
کیواسطے جبکہ نصف شب مین چار رکعت کا زمانہ باقی ہووے باحصول
طہارت و دیگر مقدمات نماز کے واجب ہے اوسپر نماز مغرب و
عشا ہر دو کا بجالانا اگرچہ ایک رکعت عشا کی خارج وقت واقع
ہووے نماز اوسکی صحیح و ادا ہے اور اسیطرح سے اگر شخص حاضر ہو
اور نصف شب مین زمانہ بمقدار اداے پنج رکعت باقی ہووے واجب
ہی اوسپر کہ باحصول طہارت و دیگر مقدمات نماز مغرب و عشا کو بجالاوے

اور وقت فضیلت نماز مغرب کا اول مغرب سے ہے یہانتک
کہ شفق یعنے سرخی جو کہ سمت مغرب مین ہو زائل ہو جائے
اور زردی وغیرہ کے رہنے کا اعتبار نہین ہے اور وقت فضیلت
عشا کا بعد از برطرف ہونے شفق کے ہے ثلث شب تک
و بعد از غروب و انقضائے زمان بمقدار ادائے تین رکعت کی
ہر دو شریک ہین اور اسکو وقت مشترک کہتے ہین اور وقت
نماز صبح کا داخل ہوتا ہے بعد طلوع کرنے صبح صادق کے اور
مراد صبح صادق سے وہ سفیدی ہے جو کہ افق مشرق یعنے کنارہ
آسمان مین ہوتی ہے اور آناً فاناً مثل چادر سفید کے پھیلتی جاتی
ہے اور جسقدر اوسکی طرف نظر کیجاوے وہ سفیدی روشن تر
و زیادہ معلوم ہوتی ہے اور مراد صبح کاذب سے یہہ ہے
کہ وہ ایک سفیدی ہے بالائے افق سے اسطرحپر کہ خود افق تاریک
ہوتا ہے اور وہ سفیدی آناً فاناً ضعیف معلوم ہوتی ہے اور کم
ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ بالکل زائل ہو جاتی ہے اور وقت
نماز صبح کا باقی رہتا ہے بعد طلوع صبح صادق کے یہانتک
کہ کنارہ آسمان سے آفتاب طلوع کرے اور وقت فضیلت
اوسکا اول طلوع فجر صادق سے تا ظاہر ہونے سرخی کی بیچ
سمت مشرق مین پس معلوم ہوا کہ اوقات نماز یومیہ کی چار ہین
اول وقت مختص دوم وقت فضیلت سوم وقت مشترک چہارم

وقت اجزا۔ اور تعریف ہر ایک وقت مختص و فضیلت و وقت مشترک
کے سابقاً مذکور ہوئے مگر تعریف وقت اجزا نہین بیان کیگئی ہی
جاننا چاہییے کہ ہر ایک نماز کو اوسکے تمام وقت کے جس جز مین
بجالاوے وہ وقت اجزا ہوسکا ہے یعنے نماز ادا ہے مثلاً نماز عصر
کو قبل اسکے کہ شاخص مثل شاخص ہووے اگر بجالاوے نماز عصر
کو وہ وقت اجزا ہوسکا ہے اور وہ نماز ادا ہے یعنے نماز عصر کو قبل
اوسکے وقت فضیلت کے بجالانا وقت اجزا ہوسکا ہے اور ایسے
نماز عشا اگر قبل اوسکی فضیلت کے یعنے قبل برطرف ہونے شفق کے
اگر بجالاوے وہ وقت اجزا ہوسکا ہے اور فرق مابین اجزا اور
دیگر اوقات کے عام خاص کا ہے مقصد چودھوان بیان مین
افعال نماز کے ہے اور وہ دو قسم پر ہے۔ واجب و مستحب
اور واجب کی بھی دو قسمین ہین۔ رکنی۔ اور غیر رکنی۔ اور
معنے رکن کے یہہ ہین کہ اوسکی زیادتی اور کمی سے سہواً و عمداً
و جہلاً نماز باطل ہو جاتی ہے اور غیر رکنی کے معنے یہہ ہین کہ اوسکی
ترک ہونے سے عمداً نماز باطل ہو جاتی ہے اور اگر سہواً ترک
ہو جاوے تو نماز اوسکی باطل نہین ہوتی ہے اور یہہ واجبات
نماز گیارہ ہین۔ اول نیت دوسری تکبیرۃ الاحرام تیسری قیام
چوتھی قرأت یعنے پڑھنا حمد کا و سورہ کا کامل پانچوین رکوع
چھٹی سجود ساتوین ذکر رکوع و سجود آٹھوین تشہد نوین سلام

دسوین ترتیب گیارہوین موالات یعنے پے در پے بجا لانا۔
انمین سے ارکان نماز کے چار ہین اوّل قیام یہہ رکن ہی بوقت
کھنے تکبیرۃ الاحرام کے وبعد اتمام حمد وسورہ کے بوقت رکوع مین
جانیکے اور حالت قرأت حمد وسورہ مین قیام کرنا وبعد از فراغ
رکوع قیام کرنا واجب غیر رکنی ہے۔ دوم تکبیرۃ الاحرام
یعنے اللہ اکبر کہنا بعد نیت نماز کے سوم رکوع چہارم دونون
سجدہ ایک رکعت کے پس ایک سجدہ واجب رکنی نہین ہے بلکہ
غیر رکنی ہے پس اگر سہواً زیادتی یا کمی ایک سجدہ کی ہوجاوے
نماز صحیح ہے باطل نہین ہوتی ہے ہان اگر زیادہ کرے ایک سجدہ
کو عمداً تو اوسوقت نماز باطل ہوجاتی ہے اور باقی امور مذکورہ
واجب غیر رکنی ہین اور قنوت پڑہنا دوسری رکعت مین اور
تکبیر کہنا بوقت رکوع مین جانیکے اور بعد رکوع کے سیدھے
کھڑے ہوکر سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور تکبیر کہنا بوقت سجدہ مین
جانیکے اور مابین دونون سجدون بعد سر اوٹھانے کے سجدۂ
اولے سے تکبیر کہنا اور استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کہنا وبعد
اوسکے تکبیر کہنا واسطے سجدۂ دوم کے وبعد فراغ اوس سے
بوقت کھڑے ہونے کے بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد کہنا
اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا یہہ جملہ امور
مستحب ہین اور السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کا پڑہنا

ویا اَلسَّلام علیکم کا پڑہنا بقصد خروج نماز سے واجب ہے اور
احوط یہہ ہے کہ دونون صیغہ سلام کو پڑہا کرے اور طمانیتہ یعنی
توقف کرنا بقدر ادائے ذکر کے رکوع وسجود مین واجب ہی
پس عمداً اوسکے ترک کرنے سے نماز باطل ہے اور سجدہ اور رکوع
سے سر اوٹہا کر بیٹہنا ساتہہ حالت اعتدال و اطمینان کے واجب ہے
پس اگر کوئی شخص اوسکو عمداً ترک کرے نماز باطل ہے اور سجدہ
مین قبل از شروع ذکر سجدہ کے تا فراغ ذکر سے سات عضو کا
زمین پر رکہنا اور قرار دینا واجب ہے اَوّل پیشانی اور
مقدار پیشانی کی بحسب طول جگہہ اوگنے سر کے بالون سے ہے
ابرو اور ناک کی جڑ تک اور مقدار پیشانی باعتبار عرض کی مابین
دونون کنپٹیو نکے ہے اور کفایت کرتا ہے ٹیکنا پیشانیکا بقدر
درہم کے دَوم وسَوم دونون ہاتہونکی ہتیلیونکا رکہنا زمین پر
چہارم وپنجم گہٹنونکا رکہنا زمین پر ششم وہفتم دونون اونگوٹہی
پاونکے رکہنا زمین پر پس اگر کوئی شخص عمداً سات عضو مذکورہ کو زمین پر
نرکھے نماز اوسکی باطل ہے اور سوائے پیشانی کی کسی ایک اعضا
کو زمین سے اوٹہا کر دوبارہ رکہنا ضرر نہین رکھتا ہے اگرچہ عمداً
ہووے ولاکن اگر پیشانی کو اوٹہا کر دوبارہ رکھیگا تو نماز اوسکی
باطل ہوجاویگی مقصد پندرہوان بیان مین مبطلات نماز کے
ہے اور وہ بارہ چیزین ہین اَوّل خارج ہونا حدث کا مطلقاً

خواہ سہواً ہو یا عمداً مثل پیشاب و پائخانہ و ریح کے جسوقت کہ خارج
ہووے نماز باطل ہوجاتی ہے اگرچہ بوقت کہنے السلام علیکم کے
خارج ہووے دوم تعمد تکفیر یعنے ایک ہاتہہ کو دوسرے ہاتہہ پر رکہنا
خواہ زیر ناف یا بالاتر اوس سے خواہ ہاتہہ کو ذراع پر رکھے یا بازو
پر رکھے یا ذراع کو ذراع پر رکھے سوم التفات کرنا تمام بدنسے
یعنے منحرف ہونا قبلہ سے خواہ پشت سر کیجانب یا بجانب یمین
یا بجانب یسار اور صرف موںہہ کو منحرف کرنا قبلہ سے طرف یمین و
یسار کے نماز کی صحت مین اشکال ہے ولاکن احوط ترک ہی چہارم
تکلم کرنا عمداً اگرچہ دو حرف مہمل ہون اور اسیطرحسے ایک حرف
با معنے بدون ملنے دوسرے حرف کے مثل۔ ق۔ کے یہہ بھی
مبطل نماز ہے پنجم قہقہہ کرنا یعنے ہنسنا باواز اور تبسم کرنا مبطل
نہین ہے اگرچہ عمداً ہو ششم بکا باواز مبطل نماز ہے امر دنیوی
پر اور گریہ کرنا بدون آواز کے محل کلام ہے احوط اعادہ نماز
کا ہے ہفتم فعل کثیر یا فعل قلیل جو ماحی صورت صلواۃ ہووے
مثل کودنے اور تالی بجانی کے ہشتم کہانا اور پینا اگرچہ کم ہووے
اور جو چیز کہ دہن مین ہووے اوسکا نگلجانا ضرر نہین رکھتا ہے
نہم آمین کہنا بعد سورۂ فاتحہ کے حالت غیر تقیہ مین آہستہ کہے یا بصدا
اور صورت تقیہ مین آمین کہنا واجب ہے اور اگر عمداً ترک کرے
حالت تقیہ مین نماز اوسکی صحیح ہے لیکن گناہ گار ہے دہم

شک کرنا نماز دو رکعتی اور ۳ رکعتی اور پہلے دو رکعتو نمین چہار رکعتی کے یا آزدہم زیادتی یا نقصان رکن کی آواز دہم دو سورونکا بعد حمد کے ایک رکعت مین پڑہنا نماز واجب کا اور نماز مستحبہ مین پڑہنا ضرر نہین رکھتا ہے اور سورۂ والضحے والم نشرح ایکسورہ ہے اور اسیطرحسے الم ترکیف ولایلاف ایک سورہ ہے پس پڑہنا انمین سے ایک ایک سورہ کا کافی نہین ہے بلکہ لازم ہے دونون سورون کا پڑہنا اور مابین انکے بسم اللہ کہنا بنا بر احوط کے

مقصد سولھوان جاننا چاہیے کہ نماز ہای مستحبی بہت ہین یہہ رسالہ تمام نماز ہای مستحبہ کی ذکر کی گنجایش نہین رکہتا ہے ولکن منجملہ اونکے نوافل شبانہ روز کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جنکو اصطلاح فقہا رضوان اللہ علیہم مین رواتب کہتے ہین اور وہ غیر روز جمعہ مین چونتیس ۳۴ رکعت ہین کہ جملہ مع سترہ رکعت فرائض یومیہ کے اکاون رکعت ہوتی ہین اور تفصیل نوافل کی اسطرح پر ہے نافلہ ظہر قبل از ظہر آٹھہ رکعت نافلہ عصر قبل از عصر آٹھہ رکعت نافلہ مغرب بعد از مغرب چہار رکعت نافلۂ عشا بعد عشا کے دو رکعت نشستہ ہین کہ جو ایک رکعت ایستادہ محسوب ہوتی ہے اور اوسکو وتیرہ کہتے ہین اور دو رکعت نافلہ صبح کی ہین قبل نماز صبح کے اور گیارہ رکعت نماز شب کی ہین کہ جنمین آٹھہ رکعت نماز شب کی اور دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت وتر کی ہے اور جاننا چاہیے کہ نافلہ صبح افضل ہے دو رکعت

مقصد سولھوان

شفع اور ایک رکعت وتر سے اور ایک رکعت نماز وتر کی افضل ہے
تمام رکعات نماز شب سے اور جائز ہے ترک کرنا آٹھ رکعت نماز
شب کا اور بجا لانا نماز شفع اور نماز وتر کا بلکہ صرف نماز وتر کا پڑہنا
بھی بدون نماز شب اور شفع کے جائز ہے اور واضح ہووے کہ جو
شخص مسافر ہووے اور اوسپر نماز قصر پڑہنا واجب ہووے۔
نافلہ ظہر وعصر کے سولہ رکعت اوس سے ساقط ہین بلکہ نافلہ عشار
بھی بنابر اقوے ساقط ہے اور جس شخص کا سفر حرام ہووے
یا کثیر السفر ہووے یہہ ہر دو صورت مین نماز تمام پڑہنا اوسپر
واجب ہے اور نوافل مذکورہ اوس سے ساقط نہین ہے اور
نافلہ روز جمعہ کی بیس رکعت ہین اور تفصیل اوسکی بعد ازین مبحث
اوقات نافلہ مین مذکور ہوگی اور سُنت ہے بجا لانا دو رکعت
نماز غفیلہ کا مابین مغرب وعشار کے اور رکعت اولے مین بعد
حمد کے وَذَا النُّونِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ
فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
اور رکعت دوم مین بعد حمد کے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا
اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا
حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ
مُّبِيْنٍ پڑہنا مستحب ہے مقصد ستروان بیان مین اوقات

مقصد ستروان

نافلہ یومیہ کے ہے جاننا چاہیے کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال سے ہے یہانتک کہ سایہ شاخص کے دو قدم ہوئیمین زمانہ اداے چہار رکعت ظہر کا باقی رہے اور مراد قدم سے ساتوان حصہ قامت شاخص کا ہے اور اسیطرح بعد اوسکے وقت نافلہ عصر کا ہے یہانتک کہ سایہ شاخص کے چار قدم ہوئیمین زمانہ ادار چہار رکعت فریضۂ عصر کا باقی رہے واگر سایہ شاخص کا بقدر دو قدم یا چہار قدم کے ہو جاوے وہنوز نافلہ ظہر کو یا عصر کو شروع نکیا ہووے پس بہتر یہہ ہے کہ نماز فریضہ کو بجالاوے اور جائز نہین ہے نافلہ ظہر کو قبل از زوال کے بجالانا مگر بروز جمعہ کہ اوس روز بیس رکعت نافلۂ جمعہ کو اسطرحسے بجالاوے چھہ رکعت بوقت دہوپ پھیلنے کے اور چھہ رکعت بوقت آفتاب بلند ہونیکے اور چھہ رکعت پیش از زوال اور دو رکعت بوقت زوال کے اور وقت نافلہ مغرب کا بعد از فراغ مغرب کے ہے یہانتک کہ وقت فضیلت عشار کا داخل ہووے یعنے تا برطرف ہونے سرخی مغرب کی ہے اور وقت نافلۂ عشار تا آخر وقت نماز عشار ہے اور وقت نافلۂ صبح کا طلوع صبح کاذب سے ہے یہانتک کہ ظاہر ہوئیمین سرخی کے سمت مشرق مین زمانۂ ادار فریضۂ صبح کا باقی رہے اور جائز ہے بجالانا نافلہ صبح کا آخر مین نماز شب کے اگرچہ نماز شب کو بوقت نصف شب سے بجالاوے اور وقت نماز شبکا

اول نصف شب سے ہے ولکن بوقت سحر بجا لانا اوسکا افضل ہے
اور جسقدر قریب تر ہووے طلوع صبح صادق سے فضیلت اوسکی
زیادہ ہے اور جبکہ صبح صادق طلوع ہو جاوے اور نماز شب مین
مشغول نہوا ہو پس اوسوقت نافلہ صبحکو بجا لاوے واگر چہار رکعت
نماز شب کی پڑہ چکا ہو وبعد ازان صبح صادق طلوع کرے پس
باقی رکعات نماز شبکو بہ تخفیف سورہ ودیگر اذکار مستحبہ کے بجالاوے

مقصد اٹھاروان بیان مین چند مسائل متعلقہ شک کے ہے۔

مسئلہ اولے۔ جو شخص کہ شک کرے بعد از خروج وقت کہ نماز
فریضہ کو اوسوقت کی بجا لایا یا نہین ایسے شک کا اعتبار نہین ہے
پس قضاء اوس فریضہ کی لازم نہین ہے وہرگاہ شک کرے
قبل از خروج وقت کے بجا لانے مین نماز فریضہ کے پس اسصورت
مین لازم ہے بجا لانا اوس نماز فریضہ کا تا کہ یقینی بہ برارت ذمہ حاصل
ہووے واگر غروب آفتاب مین بقدر ادا کرنے نماز عصر کیوقت باقی
ہووے اور شخص مکلف شک کرے کہ نماز ظہر وعصر دونون کو بجا لایا
ہون یا نہین پس اس حال مین نسبت بظہر کے شک کا اعتبار نہین ہے
و بہ نسبت نماز عصر کے اوس شک کا اعتبار ہے پس واجب ہے
نماز عصر کو بجا لاوے واگر بمقدار ایک رکعت کے وقت باقی ہووے
اور شک کرے اوسوقت کے فریضہ کے بجا لانے مین پس
واجب ہے کہ اوس نماز کو بجا لاوے واگر زمانہ کمتر ہووے ایک رکعت سے

مقصد اٹھاروان

اور شک کرے نماز کے ادا کرنیمین اوس شک کا اعتبار نہین ہے
اور یہہ تمام صورتونمین کوئی فرق مابین شک اور مظنہ کی نہین ہے
مسئلہ دوم نماز مین جو شک کہ بعد از گذرنے محل مشکوک فیہ کے
ہووے اوس شک کا بھی اعتبار نہین خواہ شک رکن مین کری یا غیر رکن مین
مسئلہ سوم شک کثیر الشک کا اعتبار نہین ہے خواہ شک عدد رکعات
مین کرے یا سوائے اوسکے دوسرے افعال نماز مین شک کرے اور
مرجع کثرت شک مین نظر اہل عرف ہے یعنے جسکو عرفاً اطلاق
کرین کہ یہہ شخص کثیر الشک ہے پس ایسے شخص کے شک کا اعتبار
نہین ہے اسکو لازم ہے کہ جب شک کرے کسی فعل مین -
بنا رکھے اوسکے وقوع پر مگر جبکہ بنا رکھنا فعل مشکوک فیہ کے وقوع
پر موجب فساد نماز ہووے کہ اسصورت مین بنا رکھی اوسکے
عدم وقوع پر مثلاً اگر شک کرے کہ رکعت کو اوسنے زیادہ بجالایا
ہے یا نہین پس اسوقت مین بنا رکھے اوسکے نہ بجالانے پر
اور جاننا چاہیئے کہ مدار کثرت مین یہ نسبت اوس فعل کے ہے
کہ جسمین اکثر شک کرتا ہووے پس سوائے اوسکے دوسرے
افعال مین اگر شک کرے وہ شخص اون افعال مین کثیر الشک نہین
ہے اور حکم کثیر الشک کا اوسپر جاری نہ ہوگا مثلاً اگر کسی شخص کو
ہمیشہ سورہ کے پڑھنے مین شک ہوا کرتا ہووے اور ایکدفعہ
اوسکو شک ہووے سجدہ اخیرہ کے بجالانیمین پس حکم کثرت شک کا

بہ نسبت سجدہ کے اوس شخص پر جاری نہ ہو گا اگر محل اوسکا باقی ہو
یعنے جبتک کہ دوسرے فعل مین داخل نہوا ہو سجدہ کو واجب ہے کہ
بجالاوے۔
مسئلہ چہارم شک ماموم کا اعتبار نہین ہے جبکہ عدد رکعات مین
ہو باوجود حفظ و یاد ہونے عدد رکعات کے امام کو ہان اگر ماموم
کو مظنہ یا یقین ہووے پس اسصورت مین لازم ہے اوسکو کہ موفق
یقین و مظنہ کے عمل کرے اور اسیطرحسے اعتبار شک امام کا عدد
رکعات مین نہین ہے باوجود حفظ و یاد ہونے عدد رکعات کے
ماموم کو پس امام کو لازم ہے کہ رجوع کرے طرف ماموم کی یعنے
موافق اوسکے تذکر و یاد ہونے عدد رکعات کے عمل کرے اگرچہ
ماموم فاسق یا عورت ہووے اور یہہ حکم مذکور شک امام و ماموم کا
بالنسبت عدد رکعات کے تہا لیکن اگر شک ہتووے سوائے
عدد رکعات مین پس ہر شخص کو امام و ماموم سے لازم ہے کہ موافق
اپنے شک کے عمل کرے جیسا کہ شخص منفرد عمل کرتا ہے و ہرگاہ
امام و ماموم دونون شک کرین اور کسیکو امام و ماموم سے اعداد
رکعات کے یاد نہووین نہ بطریق قطع و نہ بطریق مظنہ کے پس
ہر ایک بمقتضائے اپنے شک کے عمل کرے اگر جنس شک امام و
ماموم دونونکی متحد ہووے مثلاً امام و ماموم دونون شک کرین
تین و چار مین یا دو و چار مین یا سوائے اوسکے دوسری صورتونمین

شک کے جسمین اتحاد ہووے پس ہر ایک بعد ختم ہونے نماز کے عمل باحتیاط و تدارک اوس شک کا جسطرحسے جدول شکیات مین بعد ازین ذکر کیا جاویگا بجالاوے و ہرگاہ جنس شک امام کی اور جنس شک ماموم کی مختلف ہووے پس اگر مابین شک ہردوکے کوئی رابطہ ہووے رجوع کرنا طرف اوسکی امام و ماموم دونونکو لازم ہے مثلاً امام شک کرے دو تین مین اور ماموم شک کرے تین و چار مین پس چاہیے کہ دونون بنار تین رکعت پر رکھکر ایک رکعت باقی کو بجالاوے وبعدہ بجسب طریقہ جدول کی جوکہ بعد ازین مذکور ہوگا عمل باحتیاط بجالاوے و اگر مابین شک امام و ماموم کے کوئی رابطہ نہووے مثل اسکے کہ ایک شک کرے دو تین مین اور دوسرے کو شک ہووے مابین چہار و پنج کی پس اسصورت مین ہر شخص موافق اپنے شک کے عمل کرے اور عمل باحتیاط کو بجالاوے۔

مسئلہ پنجم جبکہ شک عدد رکعات احتیاط مین ہووے اوسکی واسطے کوئی حکم نہین ہے پس چاہیے کہ بنار اکثر پر رکھے اگر موجب فساد نہووے و اگر موجب فساد ہووے بنار اقل پر رکھے مثلاً شک کرے نماز احتیاط مین ایک و دو مین بنار دو پر رکھے و اگر شک کرے دو و تین مین بنار دو رکعت پر رکھے کیونکہ نماز دو رکعت سے زیادہ نہین ہے اور جبکہ شک کرے دو سجدہ سہو مین پس اگر شک عدد مین

او سکے ہووے بنا رکھے اقل پر یعنے کمتر پر مثلاً شک کرے
کہ ایک سجدہ کیا یا دو بنا رکھے ایک سجدہ پر اور دوسرے سجدہ کو
بجا لاوے وبعد اتمام اُسکے بمقتضائے احتیاط اعادہ سجود سہو کا کرے اور
جو شخص کہ شک کرے عدد نافلہ یعنے نماز مستحبی مین پس وہ مختار ہی
خواہ بنا اقل پر رکھے یا اکثر پر ولکن بنا اکثر پر رکھنا افضل ہے
جبکہ بنا رکھنا اکثر پر موجب فساد نہووے پس اوسوقت بنا اقل پر
رکھے مثلاً اگر شک کرے ایک و دو مین اختیار رہے خواہ بنا ایک
پر رکھے یا دو پر واگر شک کرے دو و تین مین بنا دو پر رکھے
کیونکہ اگر بنا تین رکعت پر کریگا تو نماز اوسکی باطل ہو جاویگی اسوجہ سے
کہ کوئی نماز مستحبی تین رکعت کی نہین ہوتی ہے اور حکم شک نماز نافلہ
کا جبکہ بہ نذر وغیرہ واجب ہووے اور حکم شک نماز فریضہ کا جبکہ
اوسکو اعادہ کرے استحبابا مثل حکم اصل اوس نماز کے ہے پس جبکہ
شک عدد رکعات نافلہ واجبہ مین ہووے وہ شخص مختار ہے
بنا رکھنے مین مابین اقل او اکثر کے واگر شک ہووے عدد رکعات
اوس نماز مستحبہ کے جو کہ اصلاً واجب ہووے پس حکم اوسکی شک کا
مثل حکم اصل نماز واجبہ کے ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ حکم شک مذکور
مابین عدد رکعات نماز کے تہا پس اگر شک افعال نماز مین ہووے
خواہ نماز نافلہ ہووے یا فریضہ ہووے ہرگاہ محل اوسکا باقی
ہووے اوس فعل کو بجا لاوے واگر محل اوسکا گذر گیا ہووے

تدارک اوسکا لازم نہین ہے خواہ نماز مستحبہ ہووے یا فریضہ ہووے
وہرگاہ کوئی رکن نماز مستحبہ مین زیادہ ہوجاوے پس احوط ہے کہ
از سرنو اوس نماز کو بجالاوے واگر کوئی رکن کم ہو جاوے نماز مستحبہ
مین پس وہ نماز باطل ہے بنابر اقوی کے اور نماز مستحبہ کے سجدہ فراموش
شدہ کے قضا اور تشہد فراموش شدہ کی قضا اور اوسکے سجدہ سہو
نہین ہے۔
مسئلہ ششم جو شخص کہ شک کرے کسی فعل مین افعال نماز سے
بعد از داخل ہونے دوسرے فعل مین اگرچہ وہ فعل مندوب ہووے
اعتبار اوس شک کا نہین ہے پس اس حالت مین اگر اوسکو بجالاویگا
نماز اوسکی باطل ہے وہرگاہ شک کرے کسی فعل مین قبل داخل
ہونیکے دوسرے فعل مین بجالانا اوس فعل کا لازم ہے خواہ دو
رکعت اول کی ہووین یا دو رکعت آخر کی ہووین واگر اہمال کریگا
اور نہ بجالاویگا عمداً نماز اوسکی باطل ہے مثلاً اگر شک ہووے
سورہ حمد کے پڑہنے مین بعد از شروع کرنے دوسرے سورہ کے
پس اوس شک کا اعتبار نہین ہے اور اسیطرح سے اگر شک کرے
اول سورہ مین درحالت پڑہنے آخر سورہ کے پس اوس شک کا
بھی اعتبار نہین ہے بلکہ شک کرنا ایک آیہ مین بعد از شروع کرنے
دوسرے آیہ کے اوس شک کا بھی اعتبار نہین ہے ولکن احوط
ہے اعادہ کرنا اوس آیہ کا جسمین شک ہوا ہے بقصد قربت مطلقہ کے

بدون تعیین جزء قران یا قرأت کے اور اسیطرحسے حکم ہے جبکہ شک
ہووے اول آیہ مین درحالت پڑہنے آخر آیہ کے پس اوس شک کابھی
اعتبار نہین ہے اور جبکہ شک کرے سورہ کے پڑہنے مین بعد از شروع
کرنے قنوت کے اوس شک بھی اعتبار نہین ہے اور جبکہ شک رکوع
کے بجالانے مین یا قیام متصل برکوع کے بجالانیمین بعد کھڑے ہونیکے
پس اوس شک کا اعتبار نہین ہے واگر شک ہووے سجدونکے بجالانیمین
کہڑے ہوتے ہوئے پس اقوے یہہ ہے کہ اون سجدونکو بجالاوے
وبعد اوسکے احوط اعادہ نماز کا ہے واگر شک کرے کہڑے ہوتی ہوئی
کہ تشہد کو بجالایا یا نہین پس اقوے یہہ ہے کہ اوس شک کا اعتبار
نہین ہے ولکن احوط ہے کہ بیٹہہ جاوے اور تشہد کو بجالاوی بقصد
قربت مطلقہ بدون تعیین اسکے کہ وہ جزء نماز ہے اور جاننا چاہیے کہ
کوئی فرق احکام مذکورہ شک مین مابین نماز استادہ اور نماز نشستہ کے
نہین ہے پس اگر نماز نشستہ مین بعد سجدونکے درحال جلوس جوکہ
بدل از قیام ہے شک کرے کہ سجدہ بجالایا ہے یا نہین اوس شک کا
اعتبار نہین ہے اور اسیطرحسے نماز نشستہ مین بعد بجالانی کسی فعل کے
افعال نماز سے اگر شک کری اور محل اوسکا گذر گیا ہووی اوس شک کا
اعتبار نہین ہے واگر محل اوسکا باقی ہووے واجب ہی اعادہ کرنا اوس
فعل کا اور احوط یہہ ہے کہ بعد بجالانے اوس فعل کے اعادہ اوس نماز کا
کرے وہرگاہ شک کرے سلام نماز کے بجالانیمین بعد از شروع کرنے

تعقیبات نماز کے یا بعد از عمل مین لانے بعض منافیات نماز کے
پس اوس شک کا بھی اعتبار نہین ہے۔
مسئلہ ہفتم شک کرنا عدد مین رکعات نماز مغرب کے اور شک کرنا دو
رکعتی نماز واجب مین مثل نماز صبح اور نماز قصر کے یعنے جو نماز چہار
رکعتی کہ سفر مین قصر ہو جاتی ہے مثل نماز ظہر و عصر و عشاء کے اور
شک کرنا دو رکعت اول مین چہار رکعتی نماز کے ان تمام صورتون مین
نماز باطل ہو جاتی ہے اور اسیطرحسے جبکہ شک چہار رکعتی نماز مین تمام
دو و غیر دو کے ہووے قبل سر اوٹھانے سجدہ دویم سے نماز باطل
ہو جاتی ہے اور اسیطرح سے جو شخص چہار رکعتی نماز مین نہ جانے
کہ چند رکعت نماز کے بجالایا ہے ان تمام صورتون مین نماز کا
اعادہ کرے اور جن صورتون مین کہ بوجہ شک کرنے عدد رکعات
نماز چہار رکعتی مین نماز صحیح ہوتی ہے اور باطل نہین ہوتی ہی
وہ صورتین اس جدول مین ذکر کیجاتی ہین اور سوائے ان صورتونکی
جو شک ہووے عدد رکعات مین موجب بطلان نماز ہے۔

جدول

جاننا چاہیے کہ رکعات احتیاط کا بجالانا واجب ہے اور جس شخص کے
ذمہ نماز احتیاط بوجہ شک کے لازم ہو جاوے اوسکو ترک کرکے
اصل نماز کا اعادہ کرنا جائز نہین ہے اور جو شخص بعد مشغول الذمہ
ہونے ساتھہ رکعت احتیاط کے مرجائے پس اوسکے ولی پر
یعنے فرزند پر واجب ہے کہ اصل نماز کو معہ رکعات احتیاط کی
قضا بجالاوے اور اسیطرح سے حکم ہے کہ تشہد فراموش شدہ اور
سجدہ فراموش شدہ کو اگر میت بجا نہ لاوے اوسکے فرزند بزرگ
پر واجب ہے قضا بجالاوے مع اصل نماز کے اور اسیطرح سے
سجدۂ سہو کو مع اصل نماز کے لازم ہے ولد اکبر پر کہ قضا
بجالاوے

مسئلہ لازم ہے نماز احتیاط مین رعایت کرنا تمام احکام و
مقدمات نماز کا جو سابقاً مذکور ہوئے اور چاہیے کہ نماز احتیاط
کو فوراً بعد تمام کرنے اصل نماز کے بلا فاصلہ بجالاوی بدون
عمل مین لانے منافیات کے جو سابقاً مذکور ہوئے اور طریقہ
نماز احتیاط کا یہہ ہے کہ بعد ختم ہونے نماز کے بدون اذان و
اقامہ کے نیت کرے کہ دو رکعت نشستہ یا ایک رکعت استادہ نماز
احتیاط بجالاتا ہون واجب قربت الی اللہ اور بعد نیت کے
تکبیر کہے اور سورۂ حمد کو بغیر سورہ کے آہستہ پڑہے اور رکوع و
سجود کو بجالاوے پس اگر ایک رکعتی ہووی تشہد و سلام پڑہی اور

نمازکو تمام کرے واگر دو رکعتی ہووے تو رکعت دوم کوبھی
مثل رکعت اول کے بغیر سورہ اور بغیر قنوت کے بجالاوے
اور رکوع وسجود کرے وبعد اوسکے تشہد وسلام مثل اصل نماز
کے بجالاوے۔
مسئلہ جو شخص نماز مین تشہد یا اوسکے اجزارکو مثل صلوات نبیؐ
وآل نبیؐ کے یا ایک سجدہ کو فراموش کرے اور بعد گذرنے
اوسکے محل کے یاد آوے پس لازم ہے کہ بعد از تمام کرنے
نماز کے بقصد قضاء اوس تشہد یا اوسکے اجزارکو یا سجدہ
فراموش شدہ کو بجالاوے اور نیت اسطرحسے کرے کہ جومین
بجالاتا ہون یہہ عوض مین فراموش شدہ کے ہے اور
جاننا چاہیے کہ تمام واجبات نماز سجدۂ سہو مین شرط ہے اور جو
کچھہ کہ مبطلات نماز ہین وہ اوسکے بھی مبطل ہین اور چاہیے کہ بعد
اتمام نماز اوس فراموش شدہ کو بلا فاصلہ کسی شئے کے منافی تسنی
بجالاوے بلکہ بنا بر احتیاط فاصلہ دعا وتعقیبات وغیرہ کابھی نہووے
وہرگاہ مابین قضاء اجزار فراموش شدہ اور اصل نماز کے مرتکب
ہووے اوس فعل منافی کا کہ جسکے عمداً وسہواً بجالانی سے نماز
اوسکی باطل ہوجاتی ہے مثل پیشاب کرنے اور ریح صادر ہونیکی
پس چاہیے کہ نماز کو از سر نو پڑہے، ولکن احوط یہہ ہے اس
صورت مین کہ اول قضاء فراموش شدہ کو بجالاوے بعد اوسکے

اصل نماز کا اعادہ کرے اور اسیطرحسے اگر مابین اصل نماز و اجزاء
فراموش شدہ کے مرتکب ہووے عمداً اوس فعل کا کہ جسکے
بجالانے سے عمداً نماز باطل ہوتی ہے مثل تکلم و قہقہہ وغیرہ کے
پس لازم ہے کہ اول قضاء اجزاء فراموش شدہ کو بجالاوے
وبعد اوسکے اعادہ اصل نماز کا کرے واگر مرتکب ہوئے سہواً
اوس فعل منافی کا کہ جسکے عمداً بجالانے سے نماز باطل ہوتی ہے
پس ضرر نہین رکھتا ہے اور اسیطرحسے حکم رکعات احتیاط کا کہ ہرگاہ
نماز احتیاط مین کسی جزء کو سہو کرے پس احوط ہے کہ بعد اتمام
نماز بعوض اوسکے دو سجدے سہو کے کرے واگر نماز احتیاط مین
کسی رکن کو ارکان سے ترک کرے یا کسی رکن کو زیادہ بجالاوے
ہر دو صورت مین نماز احتیاط باطل ہے اور اعادہ کرنا اصل
نماز کا لازم ہے اور احوط یہہ ہے کہ اول نماز احتیاط کو بجالاوے
وبعد اوسکے اصل نماز کا اعادہ کرے و ہرگاہ کوئی شخص نماز
احتیاط مین ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کرے پس قضاء
بجالانا اوسکا بعد فراغ نماز احتیاط کے لازم ہے اور جو
شخص فراموش کرے بعض اجزاء تشہد فراموش شدہ کو پس
اگر کسی فعل کو منافیات نماز سے عمل مین نہ لایا ہو بعد یاد آنے کے
اوسکو فوراً ادا کرے واگر کوئی منافی اوس سے عمداً یا
سہواً صادر ہوا ہو و بعد ازان یاد آوے پس از سر نو نماز کو پڑھے

ولکن احوط یہ ہے کہ اول تشہد بقصد قضاء پڑھے وبعدہٗ
اصل نماز کا اعادہ کرے اور جبکہ کوئی شخص ایک رکعت مین
ایک سجدہ فراموش کرے وبعد رکعت دوم مین ایک سجدہ
فراموش کرے پس لازم ہے کہ بعد از فراغ نماز دو سجدہ فراموش
شدہ کو ایک کے بعد دوسرے کو بجالاوے اور قصد
تعین ہر سجدۂ کا کہ کس رکعت سے ہے لازم نہین ہے
اگرچہ احوط ہے اور اسیطرح سے احوط ہے رعایت کرنا
ترتیب کی یعنے جو سجدہ رکعت اول سے فراموش ہوا ہووے
اوسکو اول بقصد قضاء بجالائے وبعد اوسکے سجدۂ فراموش
شدہ رکعت دوم کی قضا بجالاوے اور اسیطرح سے رعایت
ترتیب مابین تشہد فراموش شدہ اور سجدۂ فراموش شدہ کی
زیادہ تر احوط ہے پس جو چیز کہ اول فراموش ہووے پہلے ہر دو
اوسکو اول قضاء بجالاوے بعدہ دوسرے کی قضا بجالاوے
مقصد اونیسوان بیان مین احکام سہویات کے ہے جاننا چاہیے کہ
واجب ہوتا ہے سجدۂ سہو واسطے کلام بیجا اور واسطے سلام بیجا
کے اور بسبب شک کے مابین چار وپانچ کے اور اسیطرح سے واجب
ہوتا ہے واسطے سجدۂ فراموش شدہ کے اور واسطے تشہد فراموش شدہ
کے جبکہ تدارک اوسکا نکرے وبعد از محل گذر جانیکے یاد آوے
واگر محل باقی ہووے اور سجدۂ فراموش شدہ یا تشہد فراموش شدہ

اوسکی محل پر بجالایا ہووے بعد یاد آنیکے پس بسبب اوسکے
سجدۂ سہو لازم نہین ہے اور اسیطرح سے واجب ہوتا ہے
سجدۂ سہو بسبب قیام کے محل قعود مین اور بسبب قعود کے محل
قیام مین اور واسطے ہر زیادتی و نقصان کے امر واجب سے
سجدۂ سہو بجالانا احوط ہے اور بسبب فراموش کرنے
اذکار مستحبہ مثل قنوت وغیرہ کے سجدۂ سہو بجالانا واجب
نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ بعوض کلام بیجا کے اگرچہ اوسکو
طول ہووے جبکہ عرفاً ایک کلام شمار کیا جاوے دو
سجدۂ سہو سے زیادہ بجالانا لازم نہین ہے ہان اگر دو دفعہ
سہواً کلام کرے مثلاً اول سہواً کلام کرے و بعد یاد آوے
و پھر دوبارہ سہواً کلام کرے پس اس صورت مین واسطے
ہر کلام بیجا کے دو مرتبہ دو سجدۂ سہو بجالاوے اور اسیطرح
سے حکم ہے دوسرے موجبات سہو کا کہ بسبب متعدد
ہونے موجب سہو کے سجدۂ سہو بھی کرنا متعدد واجب ہوینگی
خواہ دونو موجب سہو ایک جنس سے ہووین مثل دو کلام
اور دو سلام کے یا یہہ کہ دونو موجب سہو مختلف ہووین
مثل اسکی ایک دفعہ کلام بیجا کرے اور بعد دوسری دفعہ
سلام بیجا سے بھی و ہرگاہ کوئی شخص تینون سلام نماز کو غیر محل
مین ایک دفعہ بجالاوے تو بعوض ہر سہ سلام کے

دو سجدۂ سہو بجا لاوے ولکن احوط بعوض ہر سلام کے دو
سجدۂ سہو بجالانا ہے اور اگر دو دفعہ سہواً سلام کہے پس بعوض
ہر دفعہ کے دو سجدۂ سہو بجالاوے اور جاننا چاہیے کہ سجدہای سھو
کو بہ ترتیب بجالانا مثل ترتیب اسباب سہو کے لازم نہین ہی
بنا بر اقوے کے اور جس شخص کے ذمہ بوجہ شک کرنیکے نماز میں
رکعات احتیاط لازم ہووے اور بوجہ کلام بیجا کر دو سجدۂ سھو
لازم ہووے اور قضاے سجدۂ فراموش شدہ یا تشہد فراموش شدہ
بھی لازم ہووے پس چاہیے کہ حکم سہو کو اس ترتیب سے
بجالاوے کہ اول نماز احتیاط پڑھے اگرچہ شک رکعات و
سبب نماز احتیاط اصل نماز مین موخر ہوئے سجدۂ فراموش شدہ
یا تشہد فراموش شدہ سے وبعد از نماز احتیاط کو سجدہ فراموش شدہ
یا تشہد فراموش شدہ کو قضا پڑھے وپس ازان دو سجدۂ سہو
کرے وبعد بعوض کلام بیجا کے دو سجدۂ سہو بجالاوے
اور جس شخص کو بعوض سلام بیجا کے مثلاً دو سجدۂ سہو کرنا لازم
ہووے اور وہ شخص غلطی سے سجدۂ سہو بقصد کلام بیجا کی
بجالاوے پس یہ سجدۂ سہو کافی نہین ہے چاہیے کہ دوبارہ
سجدۂ سہو بعوض سلام بیجا کے بجالاوے اور جاننا چاہیے کہ
تاخیر کرنا سجدۂ سہو کے بجالانیمین جائز نہین ہے بلکہ لازم ہی
فوراً بعد از نماز وبعد اداے اجزاے فراموش شدہ نماز و رکعات احتیاط کی

سجدۂ سہو بجالاوے واگر عمداً تاخیر کرے گنہگار رہے اور نماز
اوسکی صحیح ہے بنابر اصح کے ولکن وجوب سجدۂ سہو کا
اوس سے ساقط نہوگا واگر کوئی شخص سجدہ سہو کرنا بہول جاوے
تو بعد یاد آنلے کے فوراً بجالاوے واگر تاخیر کریگا گنہگار رہے
اور تکبیر کہنا واسطے سجدہ سہو کے واجب نہین ہے اور شرط ہی
سجدۂ سہو مین طہارت حدث اور خبث سے اور ستر عورت
کرنا اور استقبال قبلہ کرنا اور واجب ہے ترک کرنا منافیات
نماز کا مثل قہقہ و تکلم وغیرہ کے اثنار سجدۂ سہو مین اور
واجب ہے سجدۂ سہو مین طمانینہ بجالانا اور سات عضو سجود
کو زمین پر رکہنا اور سجدہ کرنا اوس چیز پر کہ جسپر سجدہ
صحیح ہووے اور اسیطرحسے واجب ہے کہ بعد سجدہ اول کی
سر اوٹہاکر باطمینان سیدہا بیٹھی اور طریقہ سجدۂ سہو کا
یہہ ہے کہ بعد نماز فوراً سجدۂ مین جاوے اور یہہ ذکر پڑہے ۔
بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یا یہہ کہ سجدہ
مین اسطرح سے کہے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ و بعد سیدہا ہوکر بیٹھے
پہر دوسرے سجدہ مین جاوے اور ذکر مذکور بجالاوے
و پس ازان سیدہا ہوکر بیٹھی اور تشہد اسطرحسے پڑہی ۔ اَشْہَدُ اَنْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اللّٰہم صل علی محمد و آل محمد۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مقصد بیسواں۔ بیان مین اون چیزون کی ہے
کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے پس جاننا چاہیے کہ سجدہ کرنا
محل نجس پر یا محل مشتبہ بہ نجس پر جائز نہین ہے اور سجدہ
کرنا تین چیزون پر جائز ہے اول زمین دوسرے جو چیز کہ
زمین سے اوگے مثل گہانس اور لکڑی وغیرہ کے تیسرے
کاغذ اور سوائے ان تین چیزون کے سجدہ کرنا دوسری اشیاء
پر جائز نہین ہے اور جو چیز کہ زمین سے اوگتی ہووے
اوس مین شرط یہہ ہے کہ ماکول اور ملبوس نہووے پس سجدہ
کرنا روٹی پر اور گندم پر اور جو پر اور میوہ پر اور اوسکے پوست پر
جائز نہین ہے اور اسیطرحسے سجدہ کرنا نغناع پر اور کاہو اور
مولی وغیرہ پر جائز نہین ہے اور ہستہ خرما یا ہستہ نارنج
وغیرہ پر سجدہ کرنا اشکال ہے احوط ترک ہے اور سجدہ کرنا برگ کاہی
اور سوائے اوسکے جو پتے دوا مین استعمال کیے جاتے ہین
اون پر سجدہ کرنا جائز ہے ولکن خلاف احتیاط ہے اور
سجدہ کرنا اوس چیز پر جو زمین سے اوگتی ہووے اور عادتاً
اوس سے لباس درست کیا جاتا ہووے مثل روئی و کتان
وغیرہ کے جائز نہین ہے اور روئی کے درخت کے پتو نپر
یا لکڑی پر سجدہ کرنا ضرر نہین رکھتا ہے اور جائز ہی سجدہ کرنا

کاغذپر واگر کاغذ لکھا ہوا ہووے اوسکی مین السطور پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور جو کاغذ رنگین ہووے اور اوسکے رنگ مین کوئی جرم نہووے اوسپر سجدہ جائز ہے واگر ایسا رنگ ہووے جسمین جرم ہووے اسطرحپر کہ مانع ہووے مابین پیشانی اور خود کاغذ کے سجدہ کرنا اوسپر جائز نہین ہے نماز باطل ہے اور جانماز رنگین پر سجدہ کرنا جائز ہے۔

مقصد اکیسوان

مقصد اکیسوان بیان مین اون چیزون کے ہے کہ جن پر سجدہ کرنا افضل ہے پس معلوم ہووے کہ سجدہ کرنا بالنسبت کاغذ و گہانس و پتہ وغیرہ کے زمین پر افضل ہے اور اوس سے زیادہ افضل سجدہ کرنا تربت حضرت سید الشہدا سلام اللہ علیہ پر ہے۔ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ روشنائی اور نور تربت مقدسہ سے ساطع ہوتا ہے اسطرح جسے کہ تمام آسمانون اور حجاب اور ساتون طبقہ زمین سے گزر جاتا ہے اور جاننا چاہیے جبکہ وہ چیز جسپر سجدہ جائز ہے ممکن نہووے یا یہہ کہ ممکن ہووے ولکن بوجہ گرم ہونے زمین کے یا بوجہ تقیہ کے زمین پر سجدہ نکرسکے پس اسصورت مین سجدہ کرے اوس کپڑے پر جو روئی کا ہووے یا کتانکا ہووے واگر یہہ بہی ممکن نہووے سجدہ کرے فیروزہ و عقیق وغیرہ پر جو از قبیل معادن ہووے واگر یہہ بہی ممکن نہووے پس سجدہ

کرے پشت دست پر اور سجدہ کرنا گل پر جائز نہین ہے مگر
یہہ کہ گل ایسی ہووے کہ جسپر پیشانی کو قرار ہوسکے پس
اس صورت مین جائز ہے واگر پیشانی کو کچہہ گل چسپیدہ
ہووے واسطے سجدہ دوم کے اوس گل کو پیشانی سی چہوڑاوے
اور اسیطرح سے حکم ہے خاک کا اگر اوسپر سجدہ کرے
اور کچہہ خاک پیشانی پر لگ جاوے تو واسطے سجدہ دوم کے
اوسکو پیشانی سے چہوڑاوے۔
مسئلہ جبکہ زمین پر ایسی گل ہووے کہ اگر انسان اوسپر
نماز پڑہے کا کپڑے اوسکے گل آلود ہو جاوین گی پس ایسی حال
مین جائز ہے کہڑے نماز پڑہے اور واسطے رکوع
سجود کے اشارہ کرے بلکہ ایسی حالت مین واسطے تشہد کے
بیٹہنا بہی واجب نہین ہے۔

مقصد بائیسوان

مقصد بائیسوان بیان مین نماز قضا ادا کرنے سے ہے جاننا چاہیے
کہ نماز یومیہ واجبہ جسوقت کہ اونکے اوقات معینہ مین ادا
نہ کیجاوی خواہ بعذر ہو یا بغیر عذر کے قضا پڑہنا اونکا واجب
ہے مگر وہ نمازین جو زمان صغر سن مین یا حالت جنون مین
یا زمان بیہوشی مین اگر بیہوشی بسبب فعل خود مکلف کے نہووی
ان تمام صورتون مین قضا پڑہنا نمازون کا لازم نہین ہے
بنابراقوے کے واگر سبب بیہوشی فعل خود مکلف کا ہووی

یعنی ایسی چیز کا استعمال کرے کہ جس سے منظنہ رکھتا ہووے
بیہوش ہونیکا پس اسصورت مین جو نماز زمان بیہوشی مین قضا
ہوئی ہے بعد ہوش آنے کے اوسکا قضا پڑھنا واجب ہے
اور جو نماز زمان حیض مین و زمان نفاس مین عورتون سے قضا
ہوئی ہے اوسکا پڑھنا بعد پاک ہونے کے واجب نہین ہے
اور اسیطرح سے جو شخص کہ کافر اصلی مسلمان ہووے اوسپر
قضا پڑھنا اون نمازونکا جو زمان کفر مین قضا ہوئی ہین واجب
نہین ہے اور جو شخص کہ مرتد ہووے یعنے بعد اسلام کے کفر
اختیار کرے پس حالت ارتداد کی نمازونکا قضا پڑھنا اوس
شخص پر واجب ہے اور جو شخص سُنّی ہووے و بعد مذہب شیعہ
کو اختیار کرے واجب ہے اوسپر قضا پڑھنا اون نمازونکا
جو کہ موافق اپنے مذہب کے نہین بجالایا ہے اور جو نماز
کہ موافق اپنے مذہب کے بجالایا ہے اونکا قضا پڑھنا
واجب نہین ہے بنابر اصح کے اور جو شخص کہ فاقد الطہورین
ہووے یا یعنے کہ وہ متمکن اور قادر وضو یا غسل پر نہووے
اور بدل اوسکے تیمم کرنا بھی ممکن نہووے پس ایسی حالت مین
ادا پڑھنا نماز کا ساقط ہے و لکن بعد اوسکے جب قادر ہووے
وضو یا غسل و یا تیمم پر پس قضا پڑھنا اوس نماز کا واجب
ہے بنابر اصح کے اور واجب ہے دیوانہ اور حائض اور نفسا

قضا پڑہنا اوس نماز کا جبکہ وقت نماز کا داخل ہوجاوے
اور زمانہ بقدر ادائے نماز کا گذرے اور شخص مکلف نماز کو
نہ ادا کرے وبعد اوسکے مجنون ہوجاوے یا عورت حائض
یا نفسا ہوجاوے پس اوس نماز کا قضا پڑہنا واجب ہے
اور اسیطرح سے اگر اعذار مذکورہ زائل ہووین اور بمقدار
ادا یک رکعت وقت باقی ہووے اور وہ نماز نہ پڑہے
پس اوس نماز کا بھی قضا پڑہنا واجب ہے اور مستحب موکد ہے
قضا پڑہنا نوافل شب وروز کا جبکہ اوقات معینہ مین نوافل
کو نہ بجالاوے اور جاننا چاہیئے کہ نماز فریضہ شب کی قضا
دنکو اور نماز فریضہ دن کی قضا شب کو پڑہ سکتا ہے اور اسیطرح
جو نماز کہ حالت سفر مین قضا ہووے اوسکو حالت حضر مین
قصر پڑہے اور جو حالت حضر مین قضا ہووے اوس کو
حالت سفر مین تمام پڑہے اور اسیطرح سے نماز نوافل
شب کی قضا دنکو اور نوافل دنکی قضا شبکو پڑہ سکتا ہے

مقصد تیسوان جاننا چاہیئے کہ ترتیب مابین قضا نمازونکی
واجب ہے جبکہ علم بہ ترتیب حاصل ہووے یعنے جو
نماز اول قضا ہووے اوسکو مقدم پڑہے اور جو موخر
اوس سے قضا ہوئی ہے اوسکو موخر پڑہے اور جو
شخص جاہل ہووے کیفیت ترتیب سی مابین قضا ہونے

مقصد تیسوان

کیفیت ترتیب

نماز فریضہ کے پس اسصورت مین ترتیب لبوقت قضا پڑھنے
مابین فرائض فائتہ یومیہ کے ساقط ہے اور احوط ہی مقدم
رکھنا نماز حاضرہ پر نماز قضا کا جبکہ ایک وقت یا ایک روز
کی نماز قضا اوسکے ذمہ ہووے واگر مشغول ہووی نماز حاضرہ
مین و اثنا نماز مین متذکر ہووے اور یاد آوے کہ نماز قضا
اوس روز کی ذمہ ہے پس اگر محل عدول باقی ہووے تو
عدول کرے حاضرہ سے طرف نماز فائتہ کے بنابر احوط
مثلاً صبح کی نماز قضا کسی شخص کے ذمہ ہووے اور وہ شخص
مشغول ہووے نماز فریضۂ ظہر مین و اثنا نماز مین یعنی پہلی یا
دوسری رکعت مین اوسکو یاد آیا پس فوراً عدول کرے
نماز ظہر سے طرف نماز صبح کے بنابر احتیاط کے واگر محل عدول
باقی نہووے مثلاً تیسری رکعت ظہر کی ہووے پس اسیطرح تمیز
نماز ظہر کو تمام کرے و ہر گاہ کسی شخص سے ایک نماز فریضہ
قضا ہووے اور وہ نہ جانتا ہووے کہ کون سی نماز فرائض
یومیہ سے قضا ہوئی ہے پس اس صورت مین ایک نماز
صبح کی قضا اور ایک نماز مغرب کی قضا پڑھے اور
ایک نماز چہار رکعتی قضا مردد مابین ظہر و عصر و عشا کی
بقصد ما فی الذمہ بجا لاوے اور مختار ہے کہ اس نماز
چہار رکعتی کو خواہ بجہر پڑھے یا باخفات پڑھے

واگرکسی شخص سے ایک نماز فرائض یومیہ سے حالت سفرمین
قضا ہووے اور نہ جانتا ہووے کہ کون سے نماز فرائض یومیہ
سے قضاء ہوئی ہے پس اسصورت مین ایک نماز تین
رکعتی بقصد مغرب قضاء پڑہے اور ایک نماز دورکعتی مردّد
مابین چہار نماز یعنے ظہر وعصر وعشاء وصبح کے بقصد ما فی الذمہ
بجالاوے اور جس شخص کے ذمہ چند نمازین قضاء ہووین
اور نہ جانتا ہووے کسقدر نمازین قضاء اوسکے ذمہ ہین پس
اسقدر نماز قضاء پڑہے کہ اطمینان حاصل ہوجاوے
برارت ذمہ کا اور جاننا چاہیے کہ سوائے قضائے فرایض
یومیہ کے دوسری نمازون کے قضاء پڑہنے مین
ترتیب واجب نہین ہے پس قضاء نماز خسوف کو قبل
نماز کسوف کے پڑہ سکتا ہے اگرچہ کسوف قبل خسوف
واقع ہووے اور اسیطرح سے قضاء نماز خسوف کو
قبل قضاء نماز فریضہ یومیہ کے پڑہ سکتا ہے اگرچہ یومیہ
قبل نماز خسوف کے قضا ہوئی ہووے اور جس شخص کے
ذمہ نماز قضا ہووے جائز ہے اوسکو نماز نافلہ کا پڑہنا
ولکن احوط ہے کہ ایسا شخص نماز مستحبی کو ترک کرے
باوجود مشغول الذمہ ہونے ساتھہ نماز فریضہ کے اور اسیطرح
احوط ہے جبکہ وقت نماز واجب کا داخل ہوجاوے

نماز مستحبی کو نہ پڑہے تا وقتیکہ نماز فریضہ حاضرہ کو نہ بجالاوے
اور مخفی نرہے کہ یہہ احتیاط بالنسبت غیر نوافل راتبہ یومیہ
کے ہے مثل نماز زیارت نبیؐ وآئمہ علیہم السلام
وزیارت عاشورہ ونماز غفیلہ ونماز وحشت وغیرہ کی اور اگر
کوئی شخص نماز ہاے مستحبہ کو بنذر ویا بقسم وغیرہ واجب کری
اسطرحسے کہ اوس نماز مستحب کو مقید بوقت فریضہ نہ کری مثلاً
اسطور پر نہ کھے کہ نذر کرتاہون بوقت فریضہ چند رکعت نماز
مستحب کو بجالاؤنگا بلکہ نذر مطلق کرے اسطرحسے کہ نذر کرتاہون
چند رکعت مستحب واسطے خداوند عالم کے بجالاؤنگا پس اسصورت
مین اوس نماز کا بجالانا وقت فریضہ مین کوئی اشکال نہین
رکہتا ہے مقصد چوبیسوان بیان مین نماز مسافر کے
جاننا چاہیے کہ نماز چہار رکعتی سفر مین قصر ہو جاتی ہے ولکن
اوسکے چند شروط ہین اول یہہ ہے کہ قصد مسافت شرعیہ کا
رکہتا ہووے اور وہ آٹھہ فرسخ ہے خواہ متصل ہووی یا
ملفق ہووے یعنے چار فرسخ جانا اور چار فرسخ مراجعت
کرنا ایکروز مین یا ایک شب مین واگر ایک شب یا ایک روز
منزل چہار فرسخ مین قیام کرے اور زیادہ اوس سے قصد
اقامہ عشرہ کا نہووے پس اسصورت مین احوط یہہ ہے کہ
جمع کرے مابین قصر واتمام کے یعنے نماز قصر اور تمام ہر دو پڑہے

مقصد چوبیسوان

واگر رمضان ہووے تو روزہ بھی رکھے وبعدہ قضا بھی کری
اگرچہ صورت مذکورہ مین اقوے قصر ہے اثنار راہ مین
ومحل قیام مین اور جاننا چاہیے کہ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے
اور ہر میل چار ہزار ذراع کا ہوتا ہے پس آٹھ فرسخ چہانوی ہزار
ذراع کا ہوتا ہے اور طول ہر ذراع کا بقدر چوبیس انگشت
کے عرض کے ہوتا ہے اور ہر انگشت کا عرض بقدر سات جو
کے ہوتا ہے اور ہر جو کا عرض بقدر سات بال یابوی متوسط
کے ہوتا ہے وہرگاہ مسافت آٹھہ فرسخ سے کمتر ہووے
اگرچہ ایک وجب کم ہووے اسصورت مین نماز قصر پڑہنا
جائز نہین ہے بلکہ نماز تمام پڑہنا واجب ہے واگر کسی شخص کو
معلوم نہووے کہ مسافت آٹھہ فرسخ کی ہے یا نہین ہے
پس نماز تمام پڑہے اور اسیطرح سے حکم ہے یعنے نماز تمام
پڑہنا لازم ہے جبکہ مظنہ رکھتا ہووے مسافت کی آٹھ
فرسخ ہونیکا ہان اگر مظنہ قوی ہووی مثل اسکے کہ نزدیک بعلم
ویقین ہووے یا مظنہ شیاع سے حاصل ہووے تو اوسپر
اکتفا کرسکتا ہے اور نماز قصر پڑہنا لازم ہے اور ثابت
ہوتی ہے مسافت مذکورہ شہادت سے عادلین کے
واگر ایک شاہد خبر دیووے کہ مسافت بقدر آٹھہ فرسخ کی ہے
اور دوسرا عادل خلاف اوسکی شہادت دیوی پس اقوے

یہہ ہے کہ نماز تمام پڑھے ولکن احوط یہہ ہے کہ قصر اور تمام
ہردو پڑھے اور جو شخص مسافت شرعیہ کو جو موجب قصر کی
جانتا ہووے ولکن مقدار مسافت مقصود کو نہ جانتا ہووی
اور متمکن تحصیل معرفت پر بھی نہووے پس اسصورت مین
اقوی یہہ ہے کہ نماز تمام پڑھے ولکن بنا بر احوط قصر اور تمام
ہردو پڑھنا لازم ہے اور جو شخص سفر کرے اور نہ جانتا ہووی
کسقدر مسافت مین نماز قصر پڑھنا لازم ہوتی ہے پس اسصورتمین
واجب ہے کہ نماز قصر اور تمام ہردو پڑھے اور جو شخص ارادہ
سفر کا رکھتا ہووے اپنے شہر سے اور شک کری مسافت
شرعیہ مین کہ مابین اوسکے شہر کے اور منزل مقصود کی مسافت
آٹھہ فرسخ کی ہے یا نہین نہین واجب ہے کہ وہ شخص ایسی
حالت سفر مین نماز تمام پڑھے واگر نماز قصر پڑھیگا واجب ہے
اوسپر اعادہ کرنا اوس نماز کا اگرچہ اوسکو بعد سفر کی معلوم ہووے
کہ وہ مسافت آٹھہ فرسخ کی تہی اور جس شخص کو ابتدا ء سفر مین معلوم
نہووی کہ سفر اوسکا بمقدار مسافت شرعیہ کی ہی یا نہین ہی اور اثناء سفر
مین معلوم ہوا کہ مسافت آٹھہ فرسخ کی ہی پس وہ شخص نماز قصر پڑہی اگرچہ
بعد حصول علم کی بقیہ مسافت بقدر آٹھہ فرسخ کی نہووی وہرگاہ طفل یا
دیوانہ سفر کری اور اثنا سفر مین جبکی مسافت آٹھہ فرسخ کی ہووے
وہ طفل بالغ ہوجاوی یا دیوانہ عاقل ہوجاوی پس نماز قصر پڑہے

اور احوط یہہ ہے کہ نماز قصر اور تمام ہر دو پڑہے اور لازم ہے
کہ شخص مسافر ابتدار سفر مین قصد طے کرنے مسافت شرعیہ کا
رکہتا ہووے پس اگر قصد کرے کمتر مسافت شرعیہ سے
وبعد طے کرنے اوس مسافت کے پہر قصد کرے کمتر مسافت
شرعیہ سے پس چاہیے کہ نماز تمام پڑہے اگرچہ یہہ دونو
مسافتین بقدر آٹہہ فرسخ کے ہوئین اور جو شخص بدون قصد
مسافت شرعیہ کے جستجو مین غلام گریختہ یا حیوان
گمشدہ کے جاوے پس چاہیے کہ نماز تمام پڑہے اگرچہ زیادہ
آٹہہ فرسخ سے راہ طے کرے ہان بوقت مراجعت
اگر اوس جگہہ سے اوسکے مکان تک مسافت آٹہہ فرسخ کی
ہووے تو نماز قصر پڑہے اور جاننا چاہیے کہ قصد مسافت مین
مابین تابع وغیر تابع کے فرق نہین ہے خواہ اوس تابع پر
متابعت واجب ہووے مثل زوجہ وغلام واجیر کے یا
متابعت واجب نہووے اور اسیطرح سے کوئی فرق نہین ہے
مابین اسکے کہ کسی شخص کو اسیر کر کے سفر مین لیجاوین یا باکراہ
وجبر لیجاوین پس تمام صورتون مین نماز قصر پڑہنا لازم ہے
ہان نماز قصر کے واجب ہونمین تابع پر شرط ہے کہ اوسکو
علم ہووے متبوع کے قصد مسافت شرعیہ کا واگر تابع
کو علم قصد مسافت متبوع کا نہووے پس تابع پر واجب ہے کہ

نماز تمام پڑھے اور واجب نہین ہے تابع پر دریافت کرنا قصد
متبوع کا اور اسیطرحسے واجب نہین ہے متبوع پر اعلام کرنا
اپنے قصد کا تابع پر شرط دوم یہہ ہے کہ مسافر قصد سفر پر
چہار فرسخ تک مستمر رہے پس اگر قبل چہار فرسخ کی قصد
سفر سے عدول کرے یا یہہ کہ متردد ہووے سفر کرنے مین
ہر دو صورت مین نماز تمام پڑھے اور جو نمازین کہ قبل قصد
عدول یا تردد کے قصر بجالایا ہے اعادہ کرنا اونکا لازم
نہین ہے اگرچہ وقت نماز کا باقی ہووے اور جو شخص
کہ بعد پہونچنے چہار فرسخ کی قصد سفر سے عدول کرے یا
مردد ہووے پس نماز قصر پڑھے اگرچہ اوس روز قصد
مراجعت کا نہ رکھتا ہووے ولکن مقتضاء احتیاط یہہ ہے
کہ نماز قصر اور تمام ہر دو پڑھے شرط سوم یہہ ہے کہ اثناء
مسافت مین قصد اقامہ عشرہ کا نہ کرے یا یہہ کہ گذر اوسکا
وطن عرفی یا شرعی پر نہووے یعنے اثناء مسافت
آٹھہ فرسخ مین وطن عرفی یا وطن شرعی اوس شخص کا
واقع نہووے پس اگر اثناء مسافت مین آٹھہ فرسخ کی وطن واقع
ہووے اور قصد امرور اوس پر سے ہووے یا یہہ کہ اثناء
آٹھہ فرسخ مین قاصد ہووے اقامہ کا نماز کو تمام پڑھے اور
اسیطرحسے اگر سفر مین کسی منزل بیچ درحالت تردد تیس روز گذر جاوین

بدون قصد اقامہ کے پس بعد تمام ہونے تیس روز کی نماز تمام
پڑھے اور ہر سہ صورت مین ابتداء نماز قصر کی بعد از گذرنے
حد ترخص کے قرار دیوے اور جاننا چاہیے کہ جن چیزونسے
سفر قطع ہوتا ہے وہ تین چیزین ہین اول وطن ہے اور مراد
وطن سے وہ بلدہ ہے جسکو انسان محل و مقر قرار دیوے
بر سبیل استمرار اور عدول اوس سے نکرے خواہ اوس مین
نشو و نما ہوئی ہووے یا نہ ہووے اور لازم نہین ہے ملک رکھنا
اوس بلدہ مین اور اسیطرح سے لازم نہین ہے بعد قصد توطن کے
چھہ مہینے تک رہنا بلکہ کفایت کرتا ہے بقصد توطن چند زمانہ
تک رہنا اسطرحپر کہ عرفاً وطن اوسکا کہین اور جبتک کہ اوس
بلدہ سے قصد عدول نکرے حکم وطن کا اوسپر جاری ہے اور
صرف قصد توطن کرنا کفایت نہین کرتا ہے تحقق مین حکم
وطن کے بلکہ تہوڑے زمانہ تک مقیم رہنا لازم ہے اور
جو شخص بقصد استیطان مدت شش ماہ تک ایک بلدہ مین
مقیم رہے اور کوئی ملک بھی وہان رکھتا ہووے و بعدہ
عدول کرے قصد توطن سے پس بقاء حکم وطن اوس بلدہ پر
اس صورت مین محل اشکال ہے پس بنا بر احتیاط کے سزاوار ہے
کہ جب اتفاق ایسی جگہہ جانیکا ہووے بعد قصد عدول کے نماز کو
قصر اور تمام ہر دو پڑھے اور اس احتیاط کو ترک نکرے اور جو شخص

کسی بلدہ مین بقصد استیطان شش ماہ تک مقیم رہی وبعد اوس بلدہ سے عدول کرے اور وہان ملک نرکھتا ہووے پس حکم وطن کا اوس جگہ سے زائل ہوجاتا ہے وہرگاہ ملک رکھتا ہووے جو قابل سکنی نہووے مثل درخت و زراعت وزمین کے پس جب اتفاق اوس بلدہ مین جانیکا ہووے بنابراحتیاط لازم ہے کہ نماز قصر اور تمام ہردو پڑہے دوم وہ چیز جو سفر کو قطع کرتی ہے اقامہ کرنا دس شب وروز کا یا زیادہ دس شب وروز سے ہے پے درپے ایک جگہہ مین اور کفایت کرتا ہے تمام کرنا روز ناقص کا اول اقامہ سے ساتھہ دوسرے روز کے پس اگر مثلاً کسی شخص مسافر کا اول اقامہ ظہر ہووے بحساب مذکور ظہر روز یازدہم کو اقامہ اوسکا تمام ہوگا اور چاہیے کہ مابین اقامہ دس روز کی حد ترخص سے بلد اقامہ کے خارج نہووے اور کمتر حد ترخص سے خارج ہونا ضرر نہین رکھتا ہے مثلا باغستان شہر تک یا توابع شہر تک جانا ضرر واسطے اقامہ کے نہین رکھتا ہے ہان شرط ہے کہ محل اقامہ اور اوسکے توابع کو عرفاً ایک بلد کہین پس اگر عرفاً محل اقامہ اور اوسکے توابع کو دو بلد یعنی دو شہر کہین مثل مسجد کوفہ بالنسبت نجف اشرف کے اور بغداد بالنسبت کاظمین علیہما السلام کے پس اسقدر تمین

بعد قصد اقامہ کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے
مثلاً نجف اشرف سے طرف مسجد کوفہ کے اور کاظمین سے طرف
بغداد کے نہ جاوے کہ موجب فسخ اقامہ ہوتا ہے واگر اتفاق
جانیکا ہووے پس بعد مراجعت کے محل اقامہ مین جبکہ دوبارہ قصد
اقامہ دس روز کا نرکھتا ہووے بنا برا قوی کے نماز قصر متعین ہے
ولکن احوط ہے کہ نماز قصر اور تمام ہر دو پڑھے اور قصد اقامہ کرنا
نجف وکوفہ ہر دو مین یا کاظمین علیہما السلام اور بغداد ہر دو مین صحیح
نہین ہے اور اسیطرح سے قصد اقامہ کرنا دو قریہ یا زیادہ قریہ مین
جائز نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ بعد از نیت اقامہ کے عدول
کرنا اوس سے ضرر نہین رکھتا ہے واگر بعد قصد اقامہ کر ایک نماز
تمام پڑھ چکا ہے وبعد عدول کیا ہے اقامہ سے پس بنا براحوط
اس صورت مین جبتک اوس شہر مین رہے نماز قصر و تمام
ہر دو پڑھے اور جو شخص قصد اقامہ سے پیش از نماز تمام پڑھنی کی
عدول کرے نماز قصر پڑھنا اوس شخص پر لازم ہے واگر اثنار
نماز مین بعد داخل ہونے کے رکوع رکعت سوم کی عدول
کرے قصد اقامہ سے یا قبل از رکوع رکعت سوم کے حالت
قیام مین عدول کرے اقامہ سے پس ہر دو صورت مین احوط
ہے جمع کرنا مابین قصر و اتمام کے یعنے نماز قصر و تمام ہر دو پڑھے
اور جو شخص بہ نیت قصر نماز مین مشغول ہووے وبعد قصد

اقامہ کرے پس چاہیے کہ نماز کو تمام پڑہے یعنے چار رکعت
پڑہے سوم وہ چیز جو سفر کو قطع کرتی ہے تیس روز رہنا ہے
ایک جگہہ مین ساتہہ حالت تردّد کے مابین جانے اور رہنے کی
اوس جگہہ مین خواہ وہ جگہہ شہر ہووے یا بیابان ہووے
پس بعد تیس روز کے جبتک وہان رہے نماز تمام پڑہے ولکن
بیابان مین جبکہ تیس روز ساتہہ حالت تردّد کے گذرین احوط
یہہ ہے کہ بعد تیس روز کے نماز قصر اور تمام ہر دو پڑہے شرط
چہارم نماز قصر کی یہہ ہے کہ سفر مباح ہووے پس اگر سفر معصیت
ہووے نماز کا تمام پڑہنا اوس سفر مین واجب ہے خواہ خود
سفر معصیت و حرام ہووے (مثل سفر غلام بدون اذن مالک)
یا غایت سفر معصیت و حرام ہووے اور نفس سفر حرام نہووے
پس اسصورت مین بہی نماز تمام پڑہنا سفر مین واجب ہے
مثلاً سفر کرے بقصد اسکے کہ بعد پہونچنے منزل مقصود پر مرتکب
ہونگا کسی فعل حرام کا از قبیل ظلم کرنے و اعانت ظالمین کے
اور اسیطرحسے نماز تمام پڑہنا سفر مین واجب ہے جبکہ لازم سفر
حرام ہووے اور نفس سفر و غایت سفر حرام نہووے مثلاً سفر کرے
حیوان غصبی پر سوار ہوکر پس خود سفر اور غایت سفر حرام نہین ہے
ولکن لازم سفر حرام ہے اسصورت مین نماز تمام پڑہنا
سفر مین لازم ہے اور احوط یہہ ہے کہ نماز قصر اور تمام

ہردو پڑہے اور اسیطرحسے جبکہ سفر کرنا موجب ہووے ترک کرنیکا کسی امر واجب کے مثل ترک ہونے ادا دین کے پس اسصورت مین نماز قصر اور تمام ہردو پڑہنا احوط ہے اور جو شخص سفر کرے واسطے شکار کے بسبب لہو و تفنن کی پس چاہیے کہ نماز تمام پڑہے سفر مین و بوقت مراجعت اگر مسافت آٹھہ فرسخ کی ہووے تو نماز قصر پڑہے و اگر سفر کرے واسطے شکار کے بسبب قوت اپنی اور عیال کی پس نماز قصر پڑہے و اگر سفر شکار بسبب فروش و تجارت کی ہووے پس روزہ کو افطار کرے اور نماز قصر و تمام ہردو پڑہے اور جو شخص تابع ہووے کسی ظالم کا یا اعوان سے کسی ظالم کے ہووے سفر مین پس لازم ہے کہ نماز کو تمام پڑھی اگرچہ سفر حاکم جابر و ظالم کا مباح ہووے پس خود ظالم نماز قصر پڑہیگا اور اتباع اوسکے نماز تمام پڑہین گے اور جو شخص تابع ہووے ظالم کا اس اقرار سے کہ جب حاکم ظالم حکم کریگا واسطے سفر کے مین اوسکی اطاعت کرونگا پس ایسا شخص ہرگاہ سفر کرے بجہت اطاعت حاکم ظالم کے بنا بر احتیاط لازم ہے کہ نماز قصر اور تمام ہردو پڑہے اور جو تابع ظالم بجبر و اکراہ سفر کرے یا یہہ کہ سفر کرے ساتہہ ظالم کی اس قصد سے کہ رفع ظلم کرونگا ہردو صورت مین نماز قصر پڑہے

شرط پنجم نماز قصر کی یہ ہے کہ کثیر السفر نہووے مثل کشتی بان و مکاری و قاصد وغیرہ کے جو کہ سفر کو اپنا پیشہ قرار دیوے پس سفر مین اشخاص مذکورین کو نماز تمام پڑھنا واجب ہے اور حکم باتمام نماز دربارہ کثیر السفر کے سفر سیم مین کیا جاتا ہے جبکہ پئے درپئے سفر کرے اور بعد از ہر ایک سفر کے ہر دو سفر سابق مین اقامہ بھی نہ کرے اور سفر دوم مین حکم باتمام نماز دربارہ کثیر السفر کے محل اشکال ہے اور احوط یہ ہے کہ نماز قصر اور تمام ہر دو پڑھے پس معلوم ہوا کہ مصداق کثیر السفر کا سفر سیم مین ہوتا ہے اور احکام کثیر السفر اوسپر جاری ہوتی ہین بشرطیکہ پے درپے سفر کرے اور بعد از ہر ایک سفر کے ہر دو سفر سابق مین اقامہ نکرے۔ اور جاننا چاہیے کہ حکم اتمام نماز کا واسطے کثیر السفر کے مشروط ہے ساتھہ اس امر کے کہ بعد از مراجعت طرف اپنے شہر کے اقامہ دس روز کا اوسمین نکرے پس اگر دس روز مقیم رہے اپنے شہر مین خواہ بہ نیت اقامہ کے یا بدون نیت اقامہ کے لازم ہے کہ بعد اوسکے جو سفر کرے اوسمین نماز قصر پڑھے و پس ازان دوسرے سفر مین بنا برا حتیاط نماز قصر اور تمام ہر دو پڑھے و بعدہ تیسرے سفر مین نماز تمام پڑھے پس معلوم ہوا کہ واسطے

کثیر السفر کے بوجہ اقامہ دس روز کے حکم اتمام نماز کا سفر
مین منقطع ہوجاتا ہے اور مصداق کثیر السفر سے وہ شخص
خارج ہوجاتا ہے وبعدہ جسوقت سفر کرے اپنے درپے
بدون اقامہ کے سفر سیم مین اطلاق کثیر السفر اوسپر کیا جاتا
ہے اور نماز تمام پڑہنا اوس سفر مین واجب ہوتا ہے
مسئلہ ہرگاہ کثیر السفر سوائے اپنے شہر کے دوسرے
شہر مین دس روز بقصدِ اقامہ مقیم رہے وبعدہ سفر کری
چاہیے کہ اوس سفر مین نماز قصر پڑہے وپس ازان
دوسرے سفر مین بنابر احتیاط نماز قصر اور تمام ہردو
پڑھے وبعدہ تیسرے سفر مین نماز تمام پڑہنا واجب
ہے واگر دوسری شہر مین بدون قصد اقامہ کی دس روز
مقیم رہے وبعد سفر کرے چاہیے کہ نماز تمام پڑھے
اور اسیطرح سے حکم ہے اگر بعد قصد اقامہ کی تمام دس روز
توقف نکرے اور سفر کرے پس اوس سفر مین بھی نماز
تمام پڑہنا واجب ہے اور اسیطرح جسنے اگر تیس روز
درحالت تردد مابین جانے اور رہنے کے مقیم رہے
وبعد سفر کرے لازم ہے کہ کثیر السفر اوس سفر مین نماز تمام
پڑہے ہان اگر بعد تیس روز گذر جانے کے دس روز
تک مقیم رہے خواہ بقصد اقامہ کے یا بدون قصد اقامہ

و بعدہ سفر کرے چاہیے کہ اوس سفر مین نماز قصر پڑہے
و پس ازان دوسرے سفر مین بنا بر احتیاط نماز قصر اور
تمام ہر دو پڑہے و بعد تیسرے سفر مین نماز تمام پڑہے
شرط ششم نماز قصر کی حد ترخص تک پہونچنا ہے
پس جو شخص سفر کرے اور حد ترخص تک نہ پہونچے چاہیے کہ
نماز قصر نہ پڑہے اور مراد حد ترخص سے وہ جگہہ ہے کہ
جہان صدا اذان اعلامی شہر کی نہ پہونچے یا یہہ کہ
صورت مکانات کی دیوارون کی اوس جگہہ سے معلوم
نہ ہووے و بنا بر احتیاط ہر دو علامت مذکور کی رعایت
کرنا واسطے نماز قصر کے لازم ہے اور جاننا چاہیے کہ مسافر
جبکہ حد ترخص تک اپنے وطن کے پہونچے یا حد ترخص
تک اوس شہر کے کہ جسمین قصد اقامہ رکھتا ہو پہونچے
سفر اوسکا منقطع ہو جاتا ہے نماز تمام پڑھنا بعد داخل
ہونے کے حد ترخص مین واجب ہے ولکن احوط
ہے تاخیر کرنا نماز کے پڑہنے مین یہانتک کہ مکان
اور منزل مین پہونچے اور جو شخص سفر کرے بعد داخل
ہونے وقت نماز کے اور نماز نہ پڑھی ہو وے پس بعد
گذرنے حد ترخص سے نماز قصر پڑہے اور اسیطرح
جو شخص بعد داخل ہونے وقت نماز کے سفر سے

اپنے وطن مین یا محل اقامہ مین پہونچے چاہیے کہ نماز تمام
پڑہے اگرچہ بوقت واجب ہونے نماز کے وہ شخص مسافر
تہا اور حد ترخص سے خارج تہا ولکن احوط اس صورت مین
یہہ ہے کہ نماز قصر اور تمام ہر دو پڑہے اور جس شخص سے
حالت سفر مین نماز فوت ہوئی ہو اوسکی قضاء قصر پڑہنا
لازم ہے اگرچہ بوقت قضاء بجا لانے اوس نماز کے وہ شخص
حاضر ہووے اور اسیطرح سے جس شخص سے حالت حضر مین
نماز فوت ہوئی ہو چاہیے کہ اوسکی قضاء تمام پڑہے اگرچہ
بوقت قضاء پڑہنے اوس نماز کے وہ شخص مسافر ہووے
اور مستحب موکد ہے واسطے مسافر کے کہ بعد ہر نماز قصر کی
تیس دفعہ یہہ تسبیح پڑہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور مختار ہے مسافر مسجد الحرام اور
مسجد حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ اور مسجد کوفہ اور
روضۂ مبارک جناب سید الشہدا علیہ السلام مین مابین
قصر و اتمام کے یعنے اختیار ہے مسافر کو ہر ایک مقام
مین چار مقامون سے خواہ نماز کو قصر پڑہے یا تمام پڑہے
ولکن تمام پڑہنا افضل ہے اگرچہ احتیاط نماز قصر پڑہنی مین
ہے مقصد پچیسوان بیان مین اوقات نماز آیات
یعنے کسوف اور خسوف و زلزلہ وغیرہ کی جاننا چاہیے کہ

مقصد پچیسوان

وقت ادار نماز کسوف وخسوف کا شروع کسوف و
خسوف سے تا انجلار تمام قرص ہے بنابر اصح کے اور
احوط یہہ ہے کہ پیش از شروع انجلار کے نماز کسوف
وخسوف کو بقصد ادا بجا لاوے وبعد از شروع وقبل از
تمام انجلار نماز کسوف وخسوف کو بقصد قربۃ مطلقہ بجا لاوے
اور وقت ادار نماز زلزلہ اور رعد و برق شدید کا تا آخر عمر
ہے ولکن مقارن زلزلہ اور رعد و برق شدید کی نماز کا
شروع کرنا واجب ہے پس اگر تاخیر کرے اور دوسرے
وقت مین نماز بجا لاوے گنہگار ہے اور نماز اوسکی ادا ہے
اور جس شخص کو علم کسوف یا خسوف کا نہووے وبعد گذرنے
وقت کے معلوم ہووے پس اگر تمام قرص کو خسوف و
یا کسوف نہووے قضا پڑہنا نماز کا واجب نہین ہی و اگر
تمام قرص کو کسوف و یا خسوف ہووے وبعد گذرنے
وقت کے معلوم ہووے قضا پڑہنا نماز کا واجب ہے
اور جبکہ علم کسوف و یا خسوف کا ہووے اور فراموش
کر جاوے وبعد گذرنے وقت کے یاد آوے قضا
پڑہنا نماز کا واجب ہے اگرچہ کسوف تمام قرص کو نہووے
اور اسیطرحسے اگر عمداً نماز کسوف وغیرہ کو نہ پڑہے قضا
پڑہنا اوسکا واجب ہے۔

مسئلہ جبکہ وقت نماز فریضہ یومیہ کا اور نماز کسوف و یا خسوف کا متحد ہووے اور وقت دونون نمازونکا وسعت رکھتا ہووے پس اختیار ہے جس نماز کو چاہے مقدم پڑہے وہ ہرگاہ وقت ایک نماز کا تنگ ہووے اور دوسری نماز کا وقت وسعت رکھتا ہووے پس جس نماز کا وقت تنگ ہووے اوسکو مقدم پڑہے اور جسوقت کہ معلوم ہووے کہ وقت ہردو نماز کی گنجایش نہین رکھتا ہے یا تنگ کرے وسعت وقت مین واسطے ہردو نماز کے پس ہردو صورت مین نماز فریضہ یومیہ کا پڑہنا واجب ہے اور نماز آیات کا پڑہنا اوس وقت جائز نہین ہے۔ مقصد چہبیسوان بیان مین کیفیت نماز آیات کے ہے جاننا چاہیے کہ نماز آیات کی دو رکعت ہین ہر رکعت مین پانچ رکوع ہین اور تفصیل اوسکی اسطرح ہے اول تکبیرت الاحرام کہے اور حمد و سورہ پڑہے وبعد رکوع مین جاوے وبعدہ سر اوٹھاکر حمد و سورہ پڑہے وبعد رکوع مین جاوے وبعدہ سر اوٹھاکر حمد و سورہ پڑہے وبعد رکوع مین جاوے پس اسطرح سے پانچ رکوع بجالاوے وبعد از فراغ رکوع پنجم دو سجدے کرے وپس از ان رکعت دوم مین بہی مثل رکعت اول کے پانچ رکوع بجالاوے وبعد دو سجدے کرے وبعدہ تشہد و سلام

پڑھے ہے اور جاننا چاہیے کہ نماز گذار کو اختیار ہے کہ
بعد حمد کے خواہ تمام سورہ پڑھے یا بعض سورہ پڑھے لیکن
جبکہ تمام سورہ پڑھے لازم ہے قیام دوم مین پھر سورہ حمد
کا پڑھنا و بعدہ سورہ تمام و یا بعض سورہ پڑھنا و اگر
قیام اول مین بعد حمد کے بعض سورہ پڑھے پس قیام بعد
مین حمد کا پڑھنا لازم نہین ہے بلکہ جس جگہہ سے سورہ کو
قیام اول مین چھوڑ دیا تھا اوسکے بعد کی آیت سے پڑھی
ہان جبکہ صورت مین رکعت اول کے رکوع پنجم سے
متصل ہوجاوے اور سورہ تمام نہووے پس رکعت دوم
مین اعادہ کرنا حمد کا لازم ہے و بعد جس جگہہ سے سورہ
کو رکعت اول مین چھوڑ دیا تھا اوسکی بعد کی آیت کو پڑھی
اور پانچ قسمت کرنا سورہ کی واسطے پانچ رکوع کے
بالمساوات لازم نہین ہے بلکہ دو قسمت یا زیادہ اوس سے
بھی کرسکتا ہے اور مستحب ہے قنوت پڑھنا واسطے
ہر رکوع دوم کے قبل اوسکے پس مجموع ہر دو رکعت
مین پانچ قنوت ہوسکے اور اگر اکتفا کرے دو قنوت پر
اسطرح کہ ایک قبل از رکوع پنجم اور دوسرا پیش از
رکوع دہم پڑھے ہے جائز ہے اور اسیطرح سے اگر اکتفا
کرے ایک قنوت پر قبل از رکوع دہم کے جائز ہے

اور واسطے ہر رکوع مین جانیکے وبعد فراغ رکوع سے تکبیر کھنا
مستحب ہے اور بعد از رکوع پنجم و دہم کے سمع اللہ لمن حمدہ
کہنا اور تکبیر کھنا واسطے سجود کے مستحب ہی اور مستحب ہی تمام پڑہنا
سورہ کا ہر قیام مین اور مستحب ہے سورہ طولانیہ کا پڑہنا مثل
سورہ یٰسین و روم و کہف وغیرہ کے اور مستحب ہی بجہر پڑہنا
نماز کا خواہ شبکو اتفاق ہووے یا دن کو اور نماز آیات کا
مساجد مین پڑہنا اور بجماعت پڑہنا مستحب ہی اور نماز
کسوف و خسوف کا قضا ریا ادا پڑہنا حائض اور نفسا پر
واجب نہین ہے جبکہ سبب کسوف و یا خسوف زمان حیض
مین واقع ہووے اور احوط ہے حائض و نفسا پر بعد پاک
ہونے کے پڑہنا اوس نماز آیات کا جسکا وقت معین نہووے
مثل آندھی اور زلزلہ وغیرہ کے اور جاننا چاہیے جبکہ شک
عدد مین رکعات نماز آیات کی ہو نماز باطل ہے اور جب کہ
شک کسی رکوع کے بجالانیمین ہو پس اگر محل اوسکا باقی
ہے بجالاوے و اگر محل اوسکا گذر گیا ہے اوس شک کا
اعتبار نہین ہے نماز صحیح ہے مگر یہہ کہ بعد ازان یقین
ہووے کہ رکوع گم گیا ہے پس اسصورت مین نماز باطل
ہے اعادہ نماز کا لازم ہے و ہرگاہ شک کو عمین اسطرحسی ہو
کہ راجع ہووے طرف شک رکعات کے مثل اسکی کہ شک

کرے آیا رکوع پنجم ہے تاکہ آخر رکعت اولی ہووے یا
رکوع ششم ہے تا اول رکعت دویم ہووے پس اسصورتمین
نماز باطل ہے اور جسوقت کہ نماز آیات بجماعت پڑھی جاوے
پس چاہیے کہ ماموم حمد و سورہ کی قرأت نہ کرے و باقی تمام افعال
و اقوال کو بجالاوے اور حاصل ہوتی ہے جماعت سات
شریک ہونے کے رکعت اول مین یا رکوع اول مین
رکعت اولی کے اور اسیطرحسے حاصل ہوتی ہی جماعت
سات شریک ہونے رکوع اول مین دوسری رکعت کی
پس ماموم رکعت دوم امام کو رکعت اولی اپنی قرار دیوے
و بعد ازان رکعت دوم کو فرادی بجالاوے مقصد ستائیسوان
بیان مین چند نماز ہائے مستحبہ کے ہے اور اوسمین چند فصلیں
ہین فصل اول بیان مین نماز شب کے ہے پس جاننا چاہیے
کہ نماز شب گیارہ آٹھ رکعتین ہین و بعد اوسکے دو رکعت شفع کی
و بعد شفع کے ایک رکعت وتر کی و بعدہ دو رکعت نافلہ صبح کی
ہین پس مجموع تیرہ رکعتین ہوتی ہین اور حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام قبل نماز شب کے دو رکعت نماز بجالاتے تھے
رکعت اولے مین بعد حمد کے سورہ قل ھو اللہ احد اور رکعت دوم
مین بعد حمد کے سورہ قل یا یہا الکافرون پڑھتے تھے و بعد اوسکے
نماز شب کو شروع فرماتے تھے پس مناسب ہے کہ

مقصد ستائیسوان

ہر شخص ان دو رکعتونکو بھی قبل از شروع نماز شب کی بجا لاوے
اور وقت نماز شب کا بعد نصف شب کے طلوع صبح صادق
تک ہے ولکن جو وقت کہ نزدیک تر ہووی صبح سے اوسمین
نماز شب کا بجا لانا افضل ہے بالنسبت اوسوقت کی جو صبح سے
دور تر ہووے اور طریقہ مختصر کیفیت نماز شب کا یہہ ہے کہ
اوسمین صرف سورہ حمد پڑہے بدون دوسرے سورہ اور قنوت
کے اور ہر دو رکعتون کو ایک سلام سے مثل نماز صبح کے
بجا لاوے و بعد اوسکے نماز شفع کو اور نماز وتر کو بھی بطریق
مذکور بجا لاوے یہہ اقل درجہ نماز شب کا ہے اور درجہ وسط
نماز شب کا یہہ ہے کہ رکعت اول مین آٹھہ رکعتون سی نماز شبکی
بعد از حمد قل یا ایہا الکافرون پڑہے اور رکعت دوم مین بعد از
حمد قل ہو اللہ احد پڑہے اور باقی چھہ رکعتون مین بعد از حمد
جو سورہ چاہے پڑہے اور اعلے درجہ نماز شب کا یہہ ہے کہ
رکعت اول اور رکعت دوم مین نماز شب کے بعد از حمد
تیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑہے اور باقی چھہ رکعتونمین
بعد از حمد سورہائے طولانی مثل انعام وکہف وانبیا وحم
پڑہے اگر وقت وسیع ہووے بلکہ افضل یہہ ہے کہ چہار
رکعت اول کو بطریق نماز جعفر طیار پڑہے اور باقی دو
رکعت کو اسطرحسی بجا لاوے کہ پہلی رکعت مین بعد حمد

سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے اور دوسری رکعت
مین بعد از حمد ہل اتے پڑھے اور نماز شفع و وتر مین بعد از حمد
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد
پڑھے یا صرف قل ہو اللہ احد تینون رکعتون مین شفع اور
وتر کی پڑھے اور بنا بر احتیاط قنوت کو نماز شفع مین نہ پڑھے
اور نماز وتر کے قنوت مین مستحب ہے دعا کرنا چالیس
مومن کے لئے اور طفل کو اور خنثی کو اور عورتون کو عدد
مذکور مین محسوب نہ کرے اور سنت مؤکد ہے قنوت مین
وتر کے ستر مرتبہ اَستَغفِرُ اللہَ وَاَتُوبُ اِلَیہِ کہے یا اَستَغفِرُ اللہَ
رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ کہے یا اَستَغفِرُ اللہَ لِجَمِیعِ ظُلمِی وَجُرمِی وَاِسرَافِی
فِی اَمرِی وَاَتُوبُ اِلَیہِ کہے وبعد اوسکے سات مرتبہ ہٰذَا مَقَامُ
العَائِذِ بِکَ مِنَ النَّار کہے وبعد اوسکے تین سو مرتبہ
اَلعَفوُ کہے اور حالت استغفار مین دست چپ کا بلند کرنا
اور دست راست سے عدد استغفار کا شمار کرنا مستحب ہے
اور حالت سفر مین نماز شب مثل نافلہ صبح اور نافلہ مغرب
ساقط نہین ہوتی ہے ہان نافلہ ظہر و عصر و عشا ساقط ہے
بشرطیکہ اوس سفر مین نماز قصر کا پڑہنا واجب ہووے
یعنے وہ سفر حرام نہووے ودر صورت حرام ہونے سفر کی
نماز تمام پڑہنا واجب ہے اور نافلہ بھی ساقط نہین ہے

فصل دوم بیان مین نماز جعفر طیار کے ہے جاننا چاہیے
کہ یہہ نماز مستحب موکد ہے اور فضیلت اوسکی بہت ہے اگر ممکن
ہووے ہر روز بجالانا اوسکا مستحب ہے اور اگر نہ ہو سکے ہر جمعہ
کو بجالاوے اور اگر یہہ بہی نہ ہو سکے ہر مہینے مین ایکدفعہ بجالاوے
اگر یہہ بھی نہو سکے سال مین ایکدفعہ پڑہے یہہ بہی نہ ہو سکے تمام عمر
مین ایکدفعہ بجالاوے اور یہہ چہار رکعتین ہین ہر دو رکعتونکو
ایک سلام سے بجالاوے رکعت اول مین بعد از حمد سورۂ
اذا زلزلہ پڑہے اور رکعت دوم مین بعد از الحمد سورۂ والعادیات
پڑہے اور رکعت سوم مین بعد حمد کے اذا جاء نصر اللہ اور رکعت
چہارم مین بعد حمد کے قل ہو اللہ احد پڑہے اور ہر رکعت
مین بعد از قرأت کے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین دس مرتبہ
کہے اور بعد سر اوٹہانے کے رکوع سے دس مرتبہ کہے
اور سجدۂ اول مین دس مرتبہ کہے اور بعد سر اوٹہانے کے
سجدہ سے دس مرتبہ کہی اور سجدۂ دوم مین دس مرتبہ کہے
اور بعد سر اوٹہانے کے سجدہ سے دس مرتبہ کہے اور اسیطرح
باقی تین رکعت مین تسبیحات کو پڑہے اور بنا بر احتیاط ذکر
رکوع اور سجود کو ترک نکرے اور اسیطرحسے جو اذکار بعد
رکوع و سجود کے ہین بجالاوے اور سجدہ آخر مین اس دعا کا

پڑہنا مستحب ہے۔ یَا مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ یَا مَنْ تَعَطَّفَ
بِالْمَجْدِ وَتَکَرَّمَ بِہٖ یَا مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ یَا مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ
عِلْمُہٗ یَا ذَا النِّعْمَۃِ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ یَا ذَا الْقُدْرَتِ
وَالْکَرَمِ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَتِ
مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا بجاے
لذا وکذا کے اپنی حاجتون کو طلب کرے خدا سے اور سنت ہی
بعد نماز کے بعضے ادعیہ پڑہنا جو کتب مین مثل زاد المعاد وغیرہ
کے مذکور ہے فصل سوم بیان مین اوس نماز کے ہے
جسکو پہلی تاریخ ہر مہینے کی پڑہنا مستحب ہے اور وہ دو
رکعت ہین رکعت اولین بعد حمد کے قل ہو اللہ احد تیس دفعہ
پڑہے اور رکعت دوم مین بعد حمد کے تیس مرتبہ سورہ انا انزلنا
پڑہے اور سنت ہے بعد نماز کے اس دعا کو پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ
مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ
بِخَیْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا مَا شَآءَ اللّٰہُ
لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ

إِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ
رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ
خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ فصل پنجم بیان مین نماز حضرت رسول صلعم
کے ہے اور وہ دو رکعت ہین اور ہر رکعت مین ایکمرتبہ
سورہ فاتحہ اور پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلنا پڑہے اور رکوع
مین اور بعد سر اوٹھانے کے رکوع سے اور سجدہ اول مین
اور بعد سر اوٹھانے سجدہ اولے سے اور سجدہ دوم مین
اور بعد سر اوٹھانے کے سجدہ دوم سے ہر رکعت مین
پندرہ مرتبہ سورہ قدر پڑہے بعد اوسکے تشہد اور سلام
نماز بجالاوے پس جو شخص اس نماز کو بجالاوے تمام گناہ
اوسکے بخشے جاتے ہین اور جو حاجت ہووے اوسکو
خدا سے طلب کرے وہ روا ہوتی ہے و بعد نماز کے اس دعا کو
پڑہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلٰھًا
وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ
الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِیْھِنَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ

وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ
اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ
اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ **فصل ششم**
بیان مین نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ہے
اور وہ چہار رکعت ہین ہر دو رکعت ایک سلام سے بجالاوے
اور ہر رکعت مین بعد حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد
پڑھے پس جو شخص اس نماز کو بجالاوے تمام گناہ اوسکے
بخشے جاتے ہین اور مانند اوس روز کے ہوجاتا ہے کہ جس روز
شکم مادر سے متولد ہوا تہا اور تمام حاجتین اوس شخص کی
روا ہوتی ہین اور بعد اس نماز کے اس دعا کو پڑھے
سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهٗ سُبْحَانَ
مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ
مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا
فِيْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ يَا مَنْ عَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ
وَلَمْ يُجَازِ بِهَا اِرْحَمْ عَبْدَكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اَنَا عَبْدُكَ
يَا سَيِّدَاهُ اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَارَبَّاهُ بِكَ اِلٰهِيْ بِكَيْنُوْنَتِكَ
يَا اَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لَهٗ

يا منتهى رغبتاه يا مجري الدم في عروق عبدك يا سيداه يا مالكاه
أيا هو أيا هو أيا هو يا رباه يا رباه عبدك عبدك لا حيلة لي ولا
غنى بي عن نفسي ولا أستطيع لها ضرا ولا نفعا ولا أجد من أصانعه
تقطعت أسباب الخدائع عني واضمحل كل مظنون عني
أفردني الدهر إليك فمثلت بين يديك هذا المقام يا إلهي
بعلمك هذا كان كله فكيف أنت صانع بي وليت شعري
كيف تقول لدعائي أتقول نعم أم تقول لا فإن قلت لا فيا
ويلي يا ويلي يا ويلي يا عولي يا عولي يا عولي يا شقوتي يا شقوتي يا
شقوتي يا ذلي يا ذلي يا ذلي إلى من وممن أو عند من أو كيف
أو ماذا أو إلى أي شيء ألجأ ومن أرجو ومن يجود علي بفضله حين
ترفضني يا واسع المغفرة وإن قلت نعم كما هو الظن بك
والرجاء لك فطوبى لي أنا السعيد وأنا المسعود فطوبى لي و
أنا المرحوم يا مترحم يا مترئف يا متعطف يا متجبر يا متملك
يا مقسط لا عمل لي أبلغ نجاح حاجتي أسألك باسمك الذي
جعلته في مكنون غيبك واستقر عندك فلا يخرج منك
إلى شيء سواك اللهم به وبك وبه فإنه أجل وأشرف
أسمائك لا شيء لي غير هذا ولا أحد أعود علي منك يا كينون
يا مكون يا من عرفني نفسه يا من أمرني بطاعته ونهاني
عن معصيته ويا مدعو ويا مسؤول يا مطلوبا إليه رفضت

وَصِیَّتِکَ الَّتِی اَوْصَیْتَنِی بِہَا وَلَمْ اُطِعْکَ وَلَوْ اَطَعْتُکَ فِیْمَا اَمَرْتَنِی وَکَفَیْتَنِی مَا قُمْتُ اِلَیْکَ فِیْہِ وَاَنَا مَعَ مَعْصِیَتِی لَکَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَیْنِی وَبَیْنَ مَا رَجَوْتُ یَا مُتَرَحِّمُ لِی اَعِذْنِی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِی وَمِنْ فَوْقِی وَمِنْ تَحْتِی وَمِنْ کُلِّ جِہَاتِ الْاِحَاطَۃِ بِی اَللّٰہُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَیِّدِی وَبِعَلِیٍّ وَلِیِّی وَبِالْاَئِمَّۃِ الرَّاشِدِیْنَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ عَلَیْنَا صَلَوَاتِکَ وَرَاْفَتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَاَوْسِعْ عَلَیْنَا مِنْ رِزْقِکَ وَاقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَجَمِیْعَ حَوَائِجِنَا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

فصل ہفتم بیان مین کیفیت نماز حضرت فاطمہ علیہا السلام

کے ہے اور وہ دو رکعت ہین رکعت اول مین بعد حمد کے سو مرتبہ سورہ قدر پڑہے اور رکعت دوم مین بعد حمد کے سو مرتبہ سورہ توحید پڑہے و بعد سلام نماز کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑہے و بعد از ان سو مرتبہ صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے اور اس دعا کو پڑہے

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیْفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ الْفَاخِرِ الْقَدِیْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَہْجَۃَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّوْرِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرٰی

اَثَرَ النَّملِ فِی الصَّفَا سُبحَانَ مَن یَرٰی وَقعَ الطَّیرِ فِی الھَوَآءِ سُبحَانَ مَن
ھُوَ ھٰکَذَا وَلَا ھٰکَذَا غَیرُہٗ وبعد اوسکے سجدہ مین جاوی اسطرح سے
کہ تمام مساجد سبعہ خاک پر پہونچے اور دونو ذراع اور زانونکو
برہنہ کرے کہ کوئی چیز قسم لباس سے مانع نہووی پہونچنے
سے خاک پر اور اپنی حاجتونکو خدا سے طلب کری اور یہ دعا
پڑھے یَا مَن لَیسَ غَیرُہٗ رَبٌّ یُدعٰی یَا مَن لَیسَ فَوقَہٗ اِلٰہٌ
یُخشٰی یَا مَن لَیسَ دُونَہٗ مَلِکٌ یُتَّقٰی یَا مَن لَیسَ لَہٗ وَزِیرٌ یُؤتٰی
یَا مَن لَیسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُرشٰی یَا مَن لَیسَ لَہٗ بَوَّابٌ یُغشٰی یَا مَن
لَا یَزدَادُ عَلٰی کَثرَۃِ السُّؤَالِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُودًا وَّعَلٰی کَثرَۃِ الذُّنُوبِ
اِلَّا عَفوًا وَّصَفحًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافعَل بِی کَذَا وَکَذَا
بجای کذا وکذا کی اپنی حاجتونکو خدا سے طلب کرے۔

خاتمہ بیانمین نماز میت کی ہی اور تفصیل وسکی اسطرح ہی کہ اول
تکبیر کھے وبعدہ کھے اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ
وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشِیرًا وَّنَذِیرًا
بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وبعد تکبیر کھے اَللّٰہُ اَکبَرُ وبعد اوسکے کھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا
وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاہِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَجَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ بعد تکبیر کہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ
و بعد کہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ
اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بعد تکبیر کہی
اَللّٰہُ اَکْبَرُ و بعد کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ہٰذَا عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ
وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا
لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا
فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ
وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد تکبیر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یہہ طریقہ مرد کی میت کا تہا اگر عورتکی میت ہووے
تو بعد از تکبیر چہارم کے اسطرح دعا پڑہے اَللّٰہُمَّ
اِنَّ ہٰذِا اَمَتُکَ وَابْنَتُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ
مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہَا
اَللّٰہُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہَا وَاِنْ کَانَتْ
مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْہَا وَاغْفِرْ لَہَا اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہَا عِنْدَکَ
فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَہْلِہَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہَا
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور باقی دعا تکبیر اول و دوم
سوم مثل میت مرد کے ہے اور اگر میت طفل ہووے
تو دعا اخیر جو کہ بعد از تکبیر چہارم ہے اسطرح سے ہے اَللّٰہُمَّ
اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور باقی
دعائین مثل میت مرد بزرگ کے ہین۔
تبصرہ۔ بیان مین نماز لیلۃ الدفن کے ہے اور وہ
دو رکعت ہین رکعت اول مین بعد حمد کے آیت الکرسی
پڑہے اور رکعت دوم مین بعد حمد کے دس مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا

پڑھے اور بعد سلام نماز کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَہَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ بجائے لفظ فلان کے نام اوس شخص میت کا لیوے اور جو کچھ کہ مشہور ہے کہ اس نماز کو چہل نفر بجالاوین اس مضمون کی کوئی حدیث وارد نہین ہوئی ہے اور ہر گاہ میت کو دفن نہ کرین جیسا کہ واسطے عتبات عرش درجات کے روانہ کرنے کے لئے سپرد کرتے ہین پس مناسب ہی کہ اس نماز بعد دفن کے پڑھا کرین

تمام شد

نقل اجازہ سرکار حجۃ الاسلام نائب امام آیۃ اللہ فی العالمین اکمل الفقہا والمجتہدین آقائے آقا فاضل شرابیانی مدظلہ العالی

الحمد للہ علی ازاحۃ النقم واکمال الدین واتمام النعم بعد النبی والائمۃ الکرام علیہم افضل التحیۃ واکمل السلام بہ نصب العلما الاعلام والفقہا الکرام المفضل مدادہم علی دماء شہداء الاسلام المفروش لہم اجنحۃ ملک السماء فی اللیالی والایام والصلوٰۃ والسلام والثناء علی شمس فلک الاصطفا محمد المصطفی خاتم النبیین وسید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین الاطہرین لاسیما ابن عمہ وزوج ابنتہ والمخلوق من طینتہ سید الموحدین وافضل الاوصیاء المرضیین قطب دایرۃ الولایۃ امیر المومنین

صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین و لعنت اللہ علی اعداہم و
مخالفیہم و مبغضیہم و منکری فضائلہم و غاصبی حقوقہم من الآن
الی یوم الدین بعد بر کافۂ مؤمنین و اخوان دین از اہل
حیدرآباد دکن و سائرین از اہالی ہندوستان
وفقہم اللہ الملک المنان مخفی نماند کہ جناب مستطاب
شریعت مآب عماد العلماء المحققین و سناد الفضلاء
المدققین نور عیون اساطین العلماء و نور فنون بساتین
الفقہاء الفائز لمرتبتی العلم والعمل المترقی الی درجات الکمال
علی الوجہ الاکمل حلیف التقی و ردیف العلی صاحب الاخلاق
الحسنۃ والسجایا المرضیۃ المستحسنہ ولدی قرۃ عینی جناب السید
ابوالحسن سلمہ اللہ تعالے خلف صدق المغفور المبرور
جناب سید نیاز حسن طاب ثراہ مدتے بود کہ بنجف اشرف
زادہا اللہ عزاً و شرفاً مشرف و مشغول تحصیل علوم دینیہ و
معارف یقینیہ می بود و بحمد اللہ تعالے سبحانہ از توجہ اجداد
طاہرینش سلام اللہ علیہم باعلے درجہ علم و عمل فائز و نائل
گشتہ و در عداد علماء عاملین معدود است حال کہ عزم
مراجعت بآن صفحات صینت عن الآفات دارد لہذا
جناب ایشانرا از طرف خود ماذون و نائب خاص نمودم
کہ بہر قسم از امور راجعہ باذن مجتہد جامع الشرائط از قبیل ولایت

بر اایتام وغیاب واخذ لقطہ وتصرف در مجہول المالک وترکہ من لا وارث
لہ و اوقاف عامہ کہ متولی خاص نداشتہ باشد واخذ سہم
امام علیہ السلام وایصال حقوق بر مستحقین در ہمہ این امور
تصدی و مداخلہ نمایند بشرط احتیاط کہ طریق نجات است
پس بر ہمہ برادران ایمانی واخلاء روحانی لازم است
کہ اکرام واحترام آن جناب مستطاب عالی را در ہر باب
مرعی وملحوظ داشتہ تصرفاتش در کلیہ امور مزبورہ
ممضی و نافذ بدانند کہ عند اللہ وعند الرسول والائمہ
صلوات اللہ علیہم ماجور و مثاب خواہند شد و معلوم است
کہ آن جناب مستطاب عالی ہم طوری رفتار خواہند فرمود
کہ لدی الخالق والخلایق مرضی و مستحسن بودہ باشد والسلام
علی من اتبع الہدی و خالف النفس والہوی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ حررہ الاحقر الجانی محمد الغروی الشرابیانی سنہ ۱۳۱۰

العبد محمد

نقل اجازہ سرکار حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی العالمین اکمل
الفقہا والمجتہدین آغا شیخ محمد حسن مامقانی ظلہ العالی علی رؤس العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد للہ الذی جعل العلماء ورثۃ الانبیاء۔ وصیّر مداد ہم افضل من دماء
شہداء۔ والصلوۃ والسلام علی محمد سید الانبیاء وعلی افضل
الاوصیاء۔ وعلی اہل بیتہ الہداۃ الامناء من اللہ آلاف التحیۃ
والثناء وبعد بر مومنین ومقدسین اہالی صفحہ ہند زاد اللہ
توفیقاتہم معلوم ومشہود میدارد آنکہ جناب مستطاب عمدۃ العلماء
نتیجۃ الفقہاء شمس فلک ہدایت ومرکز دائرہ سعادت العالم
الربانی والولد الروحانی الورع التقی النقی اللوذعی الالمعی
سید السند والرکن المعتمد آقای آقا سید ابوالحسن وفقہ
اللہ لمراضیہ وجعل مستقبل ایامہ خیراً من ماضیہ کہ از اعزہ واجلہ
اہل علم اند ماذون ومرخص اند در تصدی امورات شرعیہ
حسبیہ کہ منوط بنظر واذن حاکم شرع است از اخذ سہم امام
علیہ السلام وزکواۃ ومظالم وتصرف در اموال غیب و
ایتام وترکہ من لا وارث لہ وغیر اینہا وصرف ہریک از اینہا
در مصارف معیّنہ وبر اہل علم لازم است استفادہ
علوم از ایشان وبر عوام لازم ومتحتم اقتدار بایشان واہتداء
بانوار واقتفاء بآثار ایشان وبر ایشان ہم لازم ملازمت طریق
احتیاط ومراقب بودن او فانہ سبیل النجاۃ والوقوف
فی الشبہات خیر من الاقتحام فی الہلکات وارجو منہ

ان لا ینسانی من الدعا رکما انی لست انساہ واللہ الموفق للعباد الی طریق الرشاد۔

بسمہ تعالیٰ

صح ما حرر عنی وانا الاقل
محمد حسن المامغانی

لا الہ الا اللہ
الملک
الحق المبین عبدہ حسن محمد

قطعہ تاریخ از تصنیف شاعر بیمثال جناب میر سید علی صاحب فکر

حضرت بوالحسن آن مجتہد عصر و فقیہ زمان
کرد در فقہ رقم نسخہ خوش اصل و فر
نام تاریخی آن را چو نمودیم سوال
ہاتف غیب بفرمود کہ تقریب الثمر
۱۳۱۳

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر میر اکبر حسین صاحب کوکب
شاگرد رشید مہر خورشید علی صاحب نفیس

مولوی میر ابو الحسن صاحب | عالم خوش صفات و خوش طینت
از دکن رفت بود سوی نجف | کرد تحصیل علم یکمدت
آمده بعد چار سال اینجا | حید ر آباد را خوشا قسمت
از من اینجا بعرش سعی تا زد | که پدرش هست صاحب رفعت
این رساله نمود چون تحریر | شاد گشتند صاحب فطرت
سید اکبر حسین کوکب را ۱۴ | حکم تاریخ شد چو از عجلت

سال طبعش بگفت در شعبان
دولت دهر آیهٔ رحمت
۱۳۱۳ھ

این نصیحت گوش کن گر عاقلی | یاد شد چون این رساله کاملی
مصرع تاریخ ای کوکب بگو | نور عرفان مایهٔ روشن دلی
۱۳۱۳ء

تمت بالخیر